بعون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و زمان

بتوفیق موفق انس و جان تنویر عین ایمان ضیاء چہرۂ ایقان یعنی نسخہ

تقویۃ الایمان

مولفہ حضرت حاجی حافظ مولانا محمد اسمٰعیل شہید فی سبیل اللہ رحمہ اللہ

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع زرین مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہمکو توفی ہزاروں نعمتین دین اور اپنا سچا دین
اور سیدھی راہ چلایا اور اصل توحید سکھائی اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی امت مین بنایا اور اونکی راہ سیکھنے کا شوق دیا اور اون کے نائبون کی
اونکی راہ بتاتی ہین اور اونکی طریقہ پر چلاتی ہین اونکی محبت دی سو اے پروردگار
تو اپنے حبیب پر اور اوسکے آل و اصحاب پر اور اوس کے سب نائبون پر
ہزار درود اور سلام بھیج اور اوسکی پیروی کرنیوالونکو رحمت کر اور ہمکو ا
شریک کر اور ہمکو اوسی ہی کی راہ پر جینے اور سوتی قائم رکھہ اور اوسی کے تابعون
رکھہ آمین رب العالمین اما بعد سننا چاہیے کہ آدمی سارے اللہ کے بندے ہین ا
کا کام بندگی ہے جو بندہ کہ بندگی نکرے وہ بندہ نہین اور اصل بندگی ایمان کا درست
کہ جسکے ایمان مین کچھہ خلل ہے اوسکی کوئی بندگی قبول نہین اور جسکا ایمان سے
اوسکی تھوڑی بندگی بھی بہت ہے سو ہر آدمی کو چاہیے کہ ایمان کے درست کرنے
بڑی کوشش کرے اور اوسکی حاصل کرنیکو سب چیزونسی مقدم رکھے اور اس
دین کی بات مین لوگ کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلون کی رسمون کو پکڑتے ہین کو

بزرگون کے دیکھتے ہین اور کوئی مولویون کی باتونکو جو اونھون نے اپنے ذہن کی تیزی
سے نکالین ہین سند پکڑتے ہین اور کوئی اپنی عقل کو دخل دیتے ہین اور ان سب سے
بہتر راہ یہ ہی کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل رکھیے اور اوسی کے سند پکڑیے اور اپنی
عقل کو کچھ دخل نہ دیجیے اور جو قصہ بزرگونکا یا کلام مولویون کا اوسکے موافق ہو سو قبول
کیجیے اور جو موافق نہ ہو اوسکی سند نہ پکڑیے اور جو رسم اوسکے موافق نہو اوسکو چھوڑ دیجیے اور
یہ جو عوام الناس مین مشہور ہی کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہی اوسکو بڑا علم
چاہیے ہمکو وہ طاقت کہان کہ اونکا کلام سمجھین اور اوس راہ پر چلنا بڑے بزرگون کا کام ہے
سو ہماری کیا طاقت کہ اوسکے موافق چلین بلکہ ہمکو یہی باتین کفایت کرتی ہین سو یہ بات
بہت غلط ہی اسواسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف
صریح ہین اونکا سمجھنا کچھ مشکل نہین چنانچہ سورہ بقر مین فرمایا ہی ولقد انزلنا الیک
آیات بینات وما یکفر بہا الا الفاسقون ترجمہ اور بیشک اوتارین ہمنے تیری طرف
باتین کھلی اور منکر اوس سے وہی ہوتی ہین جو لوگ بے حکم ہین ف یعنی ان باتونکا سمجھنا
کچھ مشکل نہین بلکہ ان پر چلنا نفس پر مشکل ہی اسواسطے کہ نفس کو حکم برداری کسی کی بری
لگتی ہی سواسطے جو لوگ بے حکم ہین وہ انسے انکار رکھتے ہین اور اللہ و رسول کا کلام سمجھنے کو بہت علم
نہین چاہیے کہ پیغمبر تو نادانون کی راہ بتانے کو اور جاہلون کی سمجھانیکو اور بے علمون کے
علم سکھانے کو آئے تھے چنانچہ اللہ تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہی ہو الذی بعث
فی الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ
وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ترجمہ وہ اللہ ایسا ہی کہ جسنے کھڑا کیا نادانون مین
ایک رسول انہین مین سے کہ پڑھتا ہی اونپر آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو
کتاب اور عقل کی باتین اور بیشک تھے پہلے سے گمراہی صریح مین ف یعنی یہ اللہ کی بڑی
نعمت ہی کہ اوسنے ایسا رسول بھیجا کہ اوسنے بے خبرونکو خبردار کیا اور ناپاکونکو پاک اور
جاہلون کو عالم اور احمقونکو عقلمند اور راہ بھٹکے ہوؤن کو سیدھی راہ پر سو جو کوئی یہہ
بات سنکر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوای عالمونکے کوئی سمجھ نہین سکتا اور اونکی

ایمان کا رکھتی ہو اور افعال شرک کی کرتے ہو سو یہ دونو راہین کیون ملائے دیتے ہو اوسکو جواب
دیتے ہین کہ ہم تو شرک نہین کرتے بلکہ اپنا عقیدہ انبیا و اولیا کی جناب مین ظاہر کرتے ہین
شرک جب ہوتا کہ ہم اون انبیا و اولیا و پیرون شہیدون کو اللہ کے برابر سمجھتے سو یون تو ہم نہین سمجھتے
بلکہ اونکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہین اور اوسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوسی نے اونکو
بخشی ہے اوسکی مرضی سے عالم مین تصرف کرتے ہین اور اونکا پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے
اور اونسے مدد مانگنی عین اوسی سے مدد مانگنی ہے اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہین
جو چاہین سو کرین اور اوسکی جناب مین ہماری سفارشی ہین اور وکیل اور اونکے ملنے سے خدا
ملتا ہے اور اونکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم اونکو مانتے ہین اتنا اللہ سے
نزدیک ہوتے ہین اور اسیطرح کی خرافاتین بکتے ہین اور ان باتون کا سبب یہ ہے کہ خدا و
رسول کے کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیون کے پیچھے پڑے اور غلط غلط
رسمون کی سند پکڑی اور اگر اللہ و رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے اللہ صاحب نے اونکی ایک نہ مانی
اور اونپر غصہ کیا اور اونکو جھوٹا بتایا چنانچہ سورہ یونس مین اللہ صاحب نے فرمایا ہے

ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ
قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ
وتعالی عما یشرکون ترجمہ اور پوجتے ہین درے اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ کچھ
فائدہ دیوے اونکو نہ کچھ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہہ
بتاتے ہو تم اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین مین سو وہ نرالا ہے اور اونچا ہے اونکے
شریک بتانے سے ف یعنی جنکو لوگ پکارتے ہین اونکو اللہ نے کچھ قدرت نہین دی نہ فایدہ پہنچانے
کی نہ نقصان کردینے کی اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس سو یہ بات
اللہ نے تو نہین بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار ہو سو اوسکو بتاتے ہو جو وہ نہین جانتا اس آیت
سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان و زمین مین کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہین ہے کہ اوسکو مانے
اور اوسکو پکارنے سے کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے بلکہ انبیا و اولیا کی سفارش جو ہے سو اللہ کے اختیار

مین ہی اونکی پکارنے نہ پکارنے سے کچھ نہین ہوتا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو سفارشی
بھی سمجھکر پوجے وہ بھی مشرک ہو جاتا ہی اور اللہ صاحب نے سورہ زمر مین فرمایا ہے والذین
اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ان اللہ یحکم
بینہم فیما ہم فیہ یختلفون ان اللہ لا یہدی من ہو کاذب کفار ٭

ترجمہ اور جو لوگ کہ ٹھہراتے ہین ورے اللہ سے اوسکے حمایتی کہتے ہین پوجتے ہین ہم اونکو
سواسی لیے کہ نزدیک کردین ہمکو اللہ کی طرف مرتبہ مین بیشک اللہ حکم کریگا اونمین
اوس چیز مین کہ اوسمین اختلاف ڈالتے ہین بیشک اللہ راہ نہین دیتا جہوٹے ناشکر کو ف
یعنی جو بات سچی تھی کہ اللہ بندے کیطرف سب سے زیادہ نزدیک ہی سو اوسکو چھوڑکر جھوٹی بات
بنائی کہ اور ونکو حمایتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے
کسی کے سب مرادین پوری کرتا ہی اور سب بلائین ٹال دیتا ہی سو اوسکا حق نہ پہچانا اور اوسکا
شکر نہ ادا کیا بلکہ یہ بات اورون سے چاہنے لگے پھر اس اولٹی راہ مین اللہ کی نزدیکی
ڈھونڈھتے ہین سو اللہ ہرگز اونکو راہ نہین دیگا اور اس راہ سے ہرگز اوسکی نزدیکی نپاوینگے
بلکہ جون جون اس راہ مین چلینگے سو اوس سے دور ہوتے جاوینگے اس آیت سے معلوم ہوا
کہ جو کوئی کسیکو اپنا حمایتی سمجھے گو کہ یہی جانکر کہ اوسکے پوجنے کے سبب سے خدا کی
نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو وہ بھی مشرک ہے اور جھوٹا اور اللہ کا ناشکر اور اللہ
صاحب نے سورہ مومنون مین فرمایا ہی قل من بیدہ ملکوت کل شیء وہو یجیر ولا
یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل فانی تسحرون ٭

ترجمہ کہہ کون ہی وہ شخص کہ اوسی کے ہاتھ مین ہی تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت
کرتا ہے اور اوسکے مقابل کوئی حمایت نہین کرسکتا جو تم جانتے ہو سو وہ بتاوینگے
کہ اللہ ہی کہہ پھر کہان سے خبطی ہو جاتے ہو ف یعنی جب کافرون سے بھی پوچھیے کہ سارے
عالم مین تصرف کسکا ہی اور اوسکے مقابل کوئی حمایتی کھڑا ہو سکے تو وہ بھی یہی کہینگے کہ یہہ اللہ
ہی کی شان ہی پھر اور ونکو ماننا محض خبط ہی ف اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے
کسیکو عالم مین تصرف کرنے کی قدرت نہین دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کرسکتا

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اوسی کا مخلوق اور اوسی کا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اونکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسیکو اللہ کے برابر سمجھے اور اوسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ پر نشان بندگی کا ٹھہرائی ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اوسکے نام کا جانور کرنا اور اوسکی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اوسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اوسی کا مخلوق اور اوسی کا بندہ اور اس بات میں اولیا و انبیا میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاویگا خواہ انبیا و اولیا سے کرے خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جیسا بت پوجنے والوں پر غصہ کیا ہے ویسا ہی یہود و نصاری پر حالانکہ وہ لوگ اولیا و انبیا سے یہ معاملہ کرتے تھے چنانچہ سورۂ برائت میں فرمایا ہے

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ✤ ✤ ✤

ترجمہ ٹھہرایا انھوں نے مولویوں کو اور درویشوں کو مالک اپنا اور ہی اللہ سے اور مسیح بیٹے مریم کو اور حالانکہ اونکو تو حکم یہی ہوا ہے کہ بندگی کریں مالک ایک کی نہیں کوئی مالک سوای اوسکے سو وہ نرالا ہے اونکے شریک بتانے سے ف یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہیں اور اوس سے چھوٹے اور مالک ٹھہراتے ہیں مولویوں اور درویشوں کو سو اس بات کا اونکو حکم نہیں ہوا اور اس سے اون پر شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ نرالا ہے اوسکا شریک کوئی نہیں ہو سکتا نہ چھوٹا نہ برابر کا بلکہ چھوٹے بڑے سب اوسکے بندہ عاجز ہیں عجز میں برابر چنانچہ

سورۂ مریم مین فرمایا ہے اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا لَقَدْ
اَحْصٰھُمْ وَعَدَّھُمْ عَدًّا وَکُلُّھُمْ اٰتِیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا ۔ ترجمہ جتنے لوگ ہین
آسمان و زمین مین سو آنے والے ہین رحمان کے سامنے بندے ہوکر اور بیشک قابو مین کر رکھا ہے
انکو اور گن رکھا ہے انکو ایک ایک اور ہر کوئی اونمین سے آنے والا ہے اوسکے سامنے
قیامت کے دن اکیلا اکیلا ف یعنی کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہین
رکھتا اور اوسکے قبضہ مین عاجز ہے کچھہ قدرت نہین رکھتا اور وہ ایک ایک مین آپ ہی
تصرف کرتا ہے کسیکو کسی کے قابو مین نہین دیتا اور ہر کوئی معاملہ مین اوسکے روبرو اکیلا
اکیلا حاضر ہونیوالا ہے کوئی کسی کا وکیل و حمایتی نہین بننے والا ان مضمونون کی آیتین قرآن
مین اور بھی سیکڑون ہین جس نے ان دو چار آیتون کے بھی معنی سمجھہ لیے وہ بھی شرک و توحید
کے مضمون سے خبردار ہو گیا اب یہ بات تحقیق کیجائے کہ اللہ صاحب نے کون کونسی چیزین اپنے لیے
خاص کر رکھی ہین کہ اومین کسیکو شریک نہ کیا چاہیے سو وہ باتین بہت ساری ہین مگر کئی
باتون کا ذکر کر دینا اور انکو قرآن و حدیث سے ثابت کر دینا ضرور ہے تا اور باقی باتین
اونسے لوگ سمجھہ لین سو اول بات یہ کہ ہر جگہہ حاضر و ناظر رہنا اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی
دور ہو یا نزدیک ہو چھپی ہو یا کھلی اندھیرے مین ہو یا اوجالے مین آسمانون مین ہو یا زمینون مین
پہاڑونکی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہ مین یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہین سو
جو کوئی کسی کا نام اوٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلہ مین
اوسکی دہائی دیوے اور دشمن پر اوسکا نام لیکر حملہ کرے اور اوسکے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے
یا اوسکی صورت کا خیال باندھے اور یون سمجھے کہ جب مین اوسکا نام لیتا ہون زبان سے یا دل سے یا اوسکی
صورت کا یا اوسکی قبر کا خیال باندھتا ہون تو وہ مین اوسکو خبر ہو جاتی ہے اور اوس سے میری کوئی بات
چھپی نہین رہ سکتی اور جو مجھہ پر احوال گذرتے ہین جیسے بیماری و تندرستی و کشایش و تنگی
مرنا و جینا غم و خوشی سب کی ہر وقت اوسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا
ہے اور جو خیال و وہم میرے دل مین گذرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتون سے مشرک
ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتین سب شرک ہین اسکو اشراک فی العلم کہتے ہین یعنی اللہ کا سا

علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیا و اولیا سے
رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات
اونکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے
دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش
سے مارنا اور جلانا روزی کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا فتح و شکست
دینی اقبال و ادبار دینا مرادیں پوری کرنی حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری
کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا و اولیا کی پیر و
شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور
اوس سے مرادیں مانگے اور اوس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اوسکی منتیں مانے اور
مصیبت کے وقت اوسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اشراک فی التصرف کہتے ہیں
یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اونکو
خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے اور
تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں کہ اونکو عبادت کہتے ہیں
جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اوسکے نام پر مال خرچ کرنا اور اوسکے
نام کا روزہ رکھنا اور اوسکے گھر کی طرف دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا
کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اوس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور رستے میں اوس مالک کا
نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا
اور اوس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اوسکی طرف جانور لیجانے اور وہاں منتیں ماننی اوسپر
غلاف ڈالنا اور اوسکی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین
دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اوسکی دیوار سے اپنا منہ اور
چھاتی ملنا اور اوسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اوسکے گرد روشنی کرنی اور اوسکا
مجاور بنکر اوسکی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی
فرش بچھانا پانی پلانا وضو و غسل کا لوگوں کے لیے سامان درست کرنا اور اوسکے کنویں کے

پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپسمین بانٹنا غائبون کے واسطے لیجانا رخصت ہوتی وقت
الٹے پاؤن چلنا اور اوسکی گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنے وہان شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا
گھاس نہ اوکھاڑنا مواشی نہ چگانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے بندونکو
بتائے ہین پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو
یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا
تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اوسکے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھکر کھڑا ہووے
یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانونمین دور دور سے قصد کر کرکے جاوے یا وہان روشنی کرے
غلاف ڈالے چادر چڑہاوے اونکے نام کی چھڑی کھڑی کرکے رخصت ہوتے وقت الٹے
پاؤن چلے اونکی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اوسپر شمیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے
ہاتھ باندھکر التجا کرے مراد مانگے مجاور بنکے بیٹھ رہے وہانکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب
کرے اور ایسی قسم کی باتین کرے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہے اسکو اشراک فی العبادت
کہتے ہین یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کی لائق ہین
یا یون سمجھے کہ اونکی اسطرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ
مشکلین کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے چوتھی بات یہ کہ اللہ صاحب نے اپنے بندون
کو سکھایا ہے کہ اپنے دنیا کے کامون مین اللہ کو یاد رکھین اور اوسکی کچھہ تعظیم کرتے رہین
تاکہ ایمان بھی درست رہے اور اون کامون مین بھی برکت ہووے جیسے اڑے کام پر اللہ
کی نذر ماننی اور مشکل کے وقت اوسکو پکارنا اور ہر کام کا شروع اوسکے نام سے کرنا اور
جب اولاد ہو تو اوسکے شکر مین اوسکے نام کا جانور ذبح کرنا اور اولاد کا نام عبد اللہ عبد الرحمن
خدا بخش الہہ دیا امۃ اللہ الہہ دی رکھنا اور کھیت اور باغ مین سے تھوڑا بہت
اوسکے نام کا کر رکھنا اور دہن اور ریوڑ مین سے کچھہ اوسکی نیاز کر رکھنا اور جو
جانور اوسکے نام کے اوسکے گھر کی طرف لیجائے اونکا ادب کرنا یعنی نہ اوسپر سوار ہونا
نہ لادنا اور کھانے پینے پہننے مین اوسکے حکم پر چلنا یعنے جس چیز کے برتنے کو اوسنے فرمایا
اوسکو برتنا اور جو منع کیا اوس سے دور رہنا اور ہر برائی بھلائی جو دنیا مین پیش آتی ہے

جیسے قحط اور ارزانی صحت و بیماری فتح و شکست اقبال و ادبار غمی و خوشی یہ سب اوسکے اختیار
مین سمجھنا اور اپنا ارادہ جس کام کا بیان کرنا تو پہلے اوسکے ارادہ کا ذکر کر دینا جیسے یون کہنا
کہ اگر اللہ چاہیگا تو ہم فلانا کام کرینگے اور اوسکے نام کو ایسی تعظیم سے لینا کہ جس مین
اوسکی مالکیت نکلے اور اپنی بندگی جیسے یون کہنا ہمارا رب ہمارا مالک ہمارا خالق اور کلام مین
جب قسم کہانے کی حاجت ہو تو اوسی کے نام کی قسم کہانی سو اس قسم کی چیزین اللہ نے
اپنی تعظیم کے واسطے بتائی ہین پہر جو کوئی کسی انبیا و اولیا کی اماموں شہیدوں کی بھوت
و پری کی اس قسم کی تعظیم کرے جیسے اٹکے کام پر اونکی نذر ماننی مشکل کے وقت اونکو
پکارنا ہر جگہ اللہ کی جگہ اونکا نام لیوے جب اولاد ہووے اونکی نذر و نیاز کرے اپنی اولاد کا نام عبد النبی
امام بخش پیر بخش رکھے کھیت و باغ مین اونکا حصہ لگاوے جو کھیتی و باڑی مین سے آوے پہلے
اونکی نیاز کرین جب اپنے کام مین لاوین اور ریوڑ مین سے اونکے نام کی جانور ٹھہراوے
اور پہر اون جانورونکا ادب کرے پانی دانہ پر سے نہ ہانکے لکڑی پتھر سے نہ مارے اور کہانے
پہننے مین رسمون کی سند پکڑے کہ فلانے لوگونکو چاہیے کہ فلانا کہانا نہ کہاوین فلانا کپڑا
نہ پہنین حضرت بی بی کی صحنک مرد نکہاوین لونڈی نہ کہاوے جس عورت نے دوسرا خصم
کیا ہو وہ نکہاوے شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ پینے والا نہ کہاوے اور بری بہلائی جو دنیا مین
پیش آتی ہے اوسکو اونکی طرف نسبت کرے کہ فلانا اونکی پھٹکار مین آکر دیوانہ ہوگیا اور
فلانے کو اونھون نے مارا تو محتاج ہوگیا اور فلانے کو نواز دیا تو اوسکو فتح و اقبال مل گیا
اور قحط فلانے ستارے کے سبب سے پڑا فلانا کام جو فلانے دن شروع کیا تھا یا فلانی ساعت
مین سو پورا نہوا یا یون کہین کہ اللہ و رسول چاہیگا تو مین آونگا یا پیر چاہیگا تو یہ بات
ہو جاوے گی یا اوسکی تعریف بولنے مین یا معبود داتا بے پرواہ خداوند خدایگان مالک الملک
شہنشاہ بولے یا جب حاجت قسم کہانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی یا پیر
کی یا اونکی قبرون کی قسم کہاوے سو ان سب باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے
اور اسکو اشراک فی العادت کہتے ہین یعنی اپنی عادت کے کامون مین جو اللہ کی تعظیم
کرنی چاہیے سو غیر کی کرے سو ان چارون طرح کا شرک صریح قرآن و حدیث مین ذکر ہے

اسلیے اس باب مین پانچ فصلین کہین مین **فصل پہلی** مین ذکر ہی شرک کی برائی کا اور توحید کی خوبی کا **فصل دوسری** مین ذکر ہی اشراک فی العلم کی برائی کا **فصل تیسری** مین ذکر ہی اشراک فی التصرف کی برائی کا **فصل چوتھی** مین ذکر ہی اشراک فی العبادت کی برائی کا **فصل پانچوین** مین ذکر ہی اشراک فی العادت کی برائی کا **الفصل الاول**

فی الاجتناب عن الاشراک ترجمہ فصل پہلی بچنے مین شرک سے یعنی اس فصل مین مجمل شرک کی برائی کا ذکر ہی قال اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنی سورہ نساء مین بیشک اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک ٹھہراوی اوسکا اور بخشتا ہی وری اوس سے جسکو چاہی اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا سو بیشک وہ بھولا دور بھٹک کر یعنی اللہ کی راہ بھولنا یون بھی ہوتا ہی کہ حرام وحلال مین امتیاز نکری چوری بدکاری مین گرفتار ہوجاوی نماز روزہ چھوڑ دیوی جورو بچون کا حق تلف کری مان باپ کی بے ادبی کری لیکن جو شرک مین پڑا وہ سب سے زیادہ بھولا اسلیے کہ وہ ایسے گناہ مین گرفتار ہوا کہ اللہ اوسکو ہرگز نہ بخشیگا اور سارے گناہونکو اللہ شاید بخش بھی دیوے اس آیت سی معلوم ہوا کہ شرک نہ بخشا جاویگا جو اوسکی سزا ہی مقرر ملے گی پھر اگر پرلے درجے کا شرک ہی کہ آدمی جس سے کافر ہوجاتا ہی تو اوسکی سزا یہی ہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا نہ اوس سی کبھی باہر نکلیگا نہ اوسمین کبھی آرام پاویگا اور جو اس سی ورلے درجے کی شرک ہین اونکی سزا جو اللہ کے یہان مقرر ہے سو پاویگا اور باقی جو گناہ ہین اونکی جو جو کچھ سزائین اللہ کے یہان مقرر ہین سو اللہ کی مرضی پر ہین چاہے دیوی چاہے معاف کری اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک سی کوئی بڑا گناہ نہین اوسکی مثال یہ کہ بادشاہ کی تقصیرین اوسکی رعیت کی لوگ جتنی کرین جیسے چوری قزاقی چوکی پہرے کے وقت سو جانا دربار کے وقت ٹال جانا لڑائی کے میدان سی ٹل جانا سرکار کی پیسا پہونچانے مین قصور کرنا علی ہذا القیاس اون سب کی سزائین بادشاہ کے یہان مقرر ہین مگر چاہے تو پکڑے اور چاہے تو معاف کر دیوی اور ایک تقصیرین اس ڈھب کی ہین کہ جنمین بغاوت نکلتی ہے جیسے کسی امیر یا وزیر یا چودہری قانونگو یا چوہڑی چمار کو بادشاہ بناوے یا اوسکی

واسطی تاج و تخت تیار کری یا اوسکی تئین ظل سبحانی بولی یا اوسکی تئین بادشاہ کا سا مجرا کرے یا اوسکی لیے ایک دن جشن کا ٹھہراوی اور بادشاہ کیطرح نذر دیوی تو یہ تقصیر سب تقصیرون سے بڑی ہی اسکی سزا مقرر اوسکو پہونچتی ہی اور جو بادشاہ اوس سے غفلت کری اور ایسونکو سزا نہ دیوے اوسکی بادشاہت مین قصور ہی چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بیغیرت کہتے ہین سو اوس مالک الملک شاہنشاہ غیور سے ڈرا چاہیے کہ پرلے سرے کا زور رکھتا ہی اور ویسی غیرت سو وہ مشرکون سے کیونکر غفلت کرے گا اور کسطرح اونکو اونکی سزا نہ دیگا اللہ سب مسلمانون پر رحمت کری اور اونکو شرک کی آفت سے بچاوی آمین

قال اللہ تعالی واذ قال لقمان لابنہ وہو یعظہ یبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالی نے یعنی سورہ لقمان مین جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور وہ نصیحت کرتا تھا اوسکو ای بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا اوسکا بڑی بی انصافی ہی ف یعنی اللہ صاحب نی لقمان کو عقلمندی دی تھی سو اونھون نے اوس سے سمجھا کہ بی انصافی یہی ہی کہ کسی کا حق اور کسیکو پکڑا دینا اور جسنے اللہ کا حق اوسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجیے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسی شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہی ایسی ہی عقل کی راہ سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ شرک سب عیبون سی بڑا عیب ہی اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی مین بڑے سی بڑا عیب یہی ہی کہ اپنے بڑون کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا کوئی نہین اور شرک اوسی کی بے ادبی ہے قال اللہ تعالی وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالی نے یعنی سورہ انبیا مین اور نہین بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول مگر کہ اوسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یون ہی کہ کوئی ماننے کے لایق نہین سوا میرے سو بندگی کرو میری ف یعنی جتنی پیغمبر آئی ہین سو وہ اللہ کی طرف سی یہی حکم لائی ہین کہ اللہ کو ماننے اور اوسکے

سوای کسیکو نہ مانی اس آیت سی معلوم ہوا کہ شرک سی منع اور توحید کا حکم سب شرعون مین ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور سب راہین غلط ہین واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وانا منہ بری ترجمہ مشکوۃ کے باب الریاء مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابو ہریرہ نے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین بڑا بے پرواہ ہون ساجھیون مین ساجھی سے جو کوئی کرے کچھہ کام کہ ساجھی کردے اوسمین میرے ساتھہ اور کسی کو سو مین چھوڑ دیتا ہون اوسکو اور اوسکے ساجھی کو اور مین اوس سے بیزار ہون ف یعنی جسطرح اور لوگ اپنی مشترک چیز آپس مین تقسیم کر لیتے ہین سو مین یون نہین کرتا کیونکہ مین بے پرواہ ہون بلکہ جو کوئی کچھہ کام میرے واسطے کرے اور غیر کو بھی اوسمین شریک کردے سو مین اپنا حصہ بھی نہین لیتا بلکہ ساری ہی کو چھوڑ دیتا ہون اور اوس سے بیزار ہو جاتا ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص ایک کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے اور کسی کے واسطے اوس پر شرک ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرک جو عبادت اللہ کی کرے وہ بھی اللہ کے یہان مقبول نہین بلکہ اللہ اوس سے بیزار ہے

اخرج احمد عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فی تفسیر قول اللہ تعالے عز وجل واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم قال جمعہم فجعلہم ازواجا ثم صورہم فاستنطقہم فتکلموا ثم اخذ علیہم العہد والمیثاق واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی قال فانی اشہد علیکم السموات السبع والارضین السبع واشہد علیکم اباکم آدم ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ہذا غافلین لم نعلم بہذا اعلموا انہ لا الہ غیری ولا رب غیری ولا تشرکوا بی شیئا انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عہدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی قالوا شہدنا بانک ربنا والہنا لا رب لنا غیرک ولا الہ لنا غیرک ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہے کہ امام احمد

نے ذکر کیا کہ ابی بن کعب نے اس آیت کی تفسیر مین کہ و اذ اخذ ربک من بنی آدم
الخ فرمایا کہ اللہ نے اولاد آدم کی اکٹھی کی پھر اونکی مثلین لگائین پھر اونکی صورت
بنائی پھر اونکو بولنے کی طاقت دی سبو بولنے لگے پھر اون سے قول و عہد لیا
اور اونکی جان پر اون سے اقرار کروایا کہ کیا مین نہین ہون رب تمھارا بولے
کیون نہین فرمایا سو مین گواہ کرتا ہون تمپر ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون
کو اور تمھاری باپ آدم کو اسواسطے کہ کہین کہنے لگو قیامت کی دن کہ ہم نہ جانتے تھے
یہ سو جان رکھو کہ بیشک بات یون ہی کہ نہین کوئی حاکم سواے میرے اور نہین کوئی مالک
سواے میرے اور مت شریک ٹھہراؤ میرا کوئی بیشک مین اب بھیجونگا طرف تمھاری رسول اپنے جو
کہ یاد دلاوینگے تمکو قول و قرار میرا اور اوتارونگا تمپر کتابین اپنی بولے اقرار کیا ہمنے کہ
بیشک تو مالک ہمارا ہی اور حاکم ہمارا نہین کوئی مالک ہمارا تیرے سواے اور نہین
کوئی حاکم ہمارا تیرے سواے ف یعنی اللہ صاحب نے سورۂ اعراف مین فرمایا ہی اور
جب نکالے تیرے رب نے بیٹے آدم کی پشت سے اونکی اولاد اور اقرار کروایا اونسے اونکی
جانون پر کہ کیا مین نہین ہون رب تمھارا بولے کیون نہین قبول کیا ہمنے اپنے ذمہ پر یہ
ہمنے اسلیے کیا کہ کہین کہنے لگو قیامت کے دن کہ بیشک ہم اس بات سے غافل تھے یا کہنے
لگو کہ شرک تو کیا تھا ہمارے باپ دادون نے پہلے سے اور ہم تھے پیچھے اونکے سو کیا
ہلاک کرتا ہے تو ہمکو اون جھوٹون کے کام کے بدلے یہ ترجمہ کلام اللہ کی آیت کا ہی سو
اسکے تفسیر مین ابی بن کعب نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے ساری اولاد آدم کی اکٹھی کی ایک جگہ اور
اونکی جدی جدی مثلین لگائین جیسے پیغمبرونکی جدی مثل اور اولیا کی جدی مثل اور شہیدونکی
جدی مثل اور نیکبختون کی جدی مثل اور حکم بردار لوگونکی جدی مثل اور بدکارونکی جدی مثل اور
اسیطرح کافرونکی مثلین لگائین جیسے یہود و نصاری اور مجوس و ہنود و علی ہذا القیاس پھر اون سب
کی صورتین بنائین یعنی ہر کسی کی صورت جیسی دنیا مین بنانی منظور تھی ویسی ہی وہان ظاہر کی
کسیکو خوبصورت کسیکو بدصورت کسیکو سوانکا کسیکو لنگڑا کسیکو کانا کسیکو اندھا علی ہذا القیاس
پھر اونکو بولنے کی طاقت دی پھر اون سب سے اللہ صاحب نے یون فرمایا کہ کیا مین تمھارا رب نہین

سو سب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہی پھر اونسے قول وقرار لیا کہ میرے سوا کسیکو حاکم و مالک نہ جانیو اور کسیکو میرے سوا نہ مانیو سو اون سب نے ان سب کا قول وقرار کیا اور اللہ صاحب نے اپنی بات پر آسمان و زمین و آدم کو گواہ کیا اور یہ فرمایا کہ اس قول وقرار کے یاد دلانے کو پیغمبر آوینگے اور کتابین لاوینگے سو ہر کسی نے جدی جدی اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور شرک کا انکار سو شرک کی بات مین ایک کو دوسرے کی سند نہ پکڑنی چاہیے نہ پیر کی نہ اوستاد کی نہ باپ داوون کی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی اور یہ جو کوئی خیال کرے کہ ہم تو دنیا مین آکر اوس بات کو بھول گئے پھر بھولی بات کی کیا سند ہی سو یہ خیال غلط ہی اسواسطے کہ بہت باتین آدمی کو آپ یاد نہین ہوتین پھر معتبر لوگون کے کہنے سے یقین کرتا ہی جیسے کسیکو اپنی ماں کی پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہین ہوتا پھر لوگون ہی سے سنکر یقین کرتا ہی اور اپنی ماں ہی کو ماں سمجھتا ہی اور کسیکو ماں نہین بتا سکتا پھر اگر کوئی اپنی ماں کا حق ادا نہ کرے اور کسیکو ماں بتاوے تو اوسکو سب لوگ برا کہینگے اور جو وہ جواب دیوے کہ مجھے تو اپنا پیدا ہونا کچھ یاد نہین کہ مین اوسکو اپنی ماں جانون سو سب لوگ اسکو احمق کہینگے اور بڑا بے ادب تو جب عوام الناس کے کہنے سے آدمی کو بہت باتون کا یقین آجاتا ہے پھر پیغمبرون کی تو بڑی شان ہی اونکی خبر دینے سے کیونکر نہ یقین آوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع اللہ صاحب نے ہر کسی سے عالم ارواح مین کہہ دیا ہی اور سارے پیغمبر اوسی کی تاکید کو آئی ہین اور ساری کتابین اوسی کے بیان مین اوتری ہین سو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ولکا فرمانا اور ایک سو چار کتاب آسمانی کا علم اسی ایک نکتہ مین ہی کہ توحید خوب درست کیجیے اور شرک سے بہت دور بھاگیے نہ اللہ کے سوا کسیکو حاکم سمجھیے کہ کسی چیز مین کچھ تصرف کر سکتا ہی نہ کسیکو اپنا مالک ٹھہرائیے کہ اوس سے اپنی کوئی مراد مانگیے اور اپنی حاجت اوس پاس لیجائیے واخرج احمد عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل نے نقل کیا کہ فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

١٧ احوال صحابہ اور اہل بیت دل سے مانتے ہین اور عمل پر کمر باندھتے ہین ١٢ مسئلہ اور بعضی حدیث مین دو لاکھ چوبیس ہزار آیا ہی لیکن یہ کوئی حدیث متواتر اور مشہور نہین اسلیے سب انبیا پر ایمان لانا چاہیے بیگنتی حضرت آدم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ١٢

نہ شریک ٹھہرا اللہ کا کسیکو گو کہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے توف یعنی اللہ کے سوا کسیکو
بھان او اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی جن یا بھوت کچھ ایذا پونہچاوی سو جیسا مسلمان کو ظاہر کی
بلاؤن پر صبر کرنا چاہیی اور اونکی ڈر سے اپنا دین نہ بگاڑنا چاہیی اسیطرح جن اور بھوتون کی بھی ایذا پہ
صبر کرنا چاہیی اور اونسے ڈر کر اونکو نہ ماننا چاہیی اور یہ سمجھا چاہیی کہ فی الحقیقت تو ہر کام اللہ ہی کے
اختیار مین ہے مگر وہ ہی کبھی کبھی اپنے بندونکو جانچتا ہی اور بُرون کے ہاتھ سے بھلونکو ایذا
پونہچاتا ہی تاکہ کچون اور پکون مین فرق ہوجاوی اور مومن اور منافق جدا جدا معلوم ہو جاوین
سو جیسے ظاہر مین کبھی متقیونکو فاسقون کے ہاتھ سے اور مسلمانونکو کافرون کی ہاتھ سے
اللہ کے ارادہ سے ایذا پہونچ جاتی ہی اور اونکو وہان صبر ہی کرنا پڑتا ہی اور دین بگاڑنا نہین
پہونچتا اسیطرح کبھی کبھی نیک آدمی کو جن اور شیاطینون کے ہاتھ سے اللہ کے ارادہ سے ایذا
پہونچ جاتی ہے سو اوسپر صبر کرنا ہی چاہیے اور اونکو ہرگز نہ ماننا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اگر کوئی شخص شرک سے بیزار ہوکر اور ونکا ماننا چھوڑے اور اونکی نذر ونیاز ماننے کو برا
جانے اور غلط غلط رسمونکو مٹانے لگے اور اسمین اسکو کچھ نقصان مال کا یا اولاد کا یا
جان کا پہونچ جاوے یا کوئی شیطان کسی پیر وشہید کا نام لے کر ایذا دینے لگے
تو اس پر صبر کرے اور اپنی بات پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ اللہ میرا دین جانچتا ہی
اور جیسے اللہ صاحب سب ظالمون آدمیون کو ڈھیل دے کر پکڑتا ہی اور مظلومونکو
اونکے ہاتھ سے چھڑاتا ہے اسیطرح ظالم جنون کو بھی اپنے وقت پر پکڑے گا اور
اور نیک آدمیون کو اونکی ایذا سے بچاوے گا واخرج الشیخان عن ابن مسعود
رضی اللہ عنہ قال قال رجل یارسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان
تدعوا للہ ندا و ھو خلقک ترجمہ مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہے
کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسا گناہ بہت بڑا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ پکارے تو
کسیکو اللہ کیطرح کا ٹھہرا کر اور حالانکہ اللہ ہی نے تجکو پیدا کیاف یعنی جیسے کہ اللہ کو سمجھتے ہین
کہ وہ ہر جگہہ حاضر وناظر ہی اور سب کام اوسکے اختیار مین ہین سو ہر مشکل کے وقت

یہی سمجھکر اوسکو پکارتے ہین سو کسی اور کو اسطرحکا سمجھکر پکارنا چاہیے کہ یہ سب سے بڑا
گناہ ہے اول تو یہ کہ یہ بات خود غلط ہے اور کسیکو کچھ حاجت برلانے کی طاقت ہوئی یا ہر جگہہ
حاضر وناظر ہو دوسرے یہ کہ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اوسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیے
کہ اپنے ہر کامون پر اوسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ
کا غلام ہوچکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی
نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے اخرج الترمذی عن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالی یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض
خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ ترجمہ مشکوۃ کے
باب الاستغفار مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ اللہ صاحب نے فرمایا کہ اے آدم کے
بیٹے بیشک تو جو مجھسے ملے دنیا بھر گناہ لے کر پھر ملے مجھسے تو کہ نہ شریک سمجھتا
ہو میرا کسیکو تو بیشک لے آؤن مین تیرے پاس بخشش اپنی دنیا بھر یعنی اس جہان مین
سب گنہگارون نے گناہ کیے ہین کہ فرعون بھی اس دنیا مین تھا اور ہامان مین لیکن بلکہ
شیطان بھی اسی مین ہے پھر یون سمجھے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگارون سے ہوے ہین سوا شرک
آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اوسکے گناہ ہین اللہ صاحب اتنی ہی
19 اوسپر بخشش کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہین
جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارے ہوجاتے ہین اور یہی حق ہے
اسلیے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوگا کہ کسیکو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اوسکے
سوا کہین بھاگنے کی جگہہ نہ جانے اور یہ اوسکے دلمین خوب ثابت ہوجاوے کہ اوسکے
تقصیروار کو اوس سے بھاگ کر کہین پناہ نہین اور اوسکے مقابل کسی کا زور نہین چلتا
اور اوسکے روبرو کسی کی حمایت نہین چلتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار
سے نہین کر سکتا سو جب یہ بات خوب اوسکے دل مین ثابت ہوجاوے پھر جتنے
گناہ اوس سے ہونگے سو بشریت کی راہ سے ہونگے یا بھول چوک کر اور اوسکو

گناہ ہونیکا ڈر ہو اوسکے دل پر کہر رہا ہوگا اور اوسے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بہی تنگ ہوگا اور بیشک ایسے آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے سو جون جون اوس سے گناہ ہونگے اوسی کے موافق اوسکی یہ حالت بڑہے گی اور جسقدر کہ یہ حالت بڑہیگی اوسیقدر اللہ کی رحمت بڑہے گی سو یہ جان لینا چاہیے کہ جسکی توحید کامل ہو اوسکا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہین کرسکتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے جیسے رعیتی تقصیروار ہزار درجہ بہتر ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔

الفصل الثانی

فی ذکر رد الاشراک فی العلم ترجمہ فصل دوسری بیان مین برائی اشراک فی العلم کے ف یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جس سے اشراک فی العلم کی برائی ثابت ہوتی ہے قال اللہ تعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے سورۂ انعام مین کہ اوسی پاس ہین کنجیان غیب کی نہین جانتا اونکو مگر وہی ف یعنے جسطرح اللہ صاحب نے بندون کے واسطے ظاہر کی چیزین دریافت کرنے کو کچہہ راہین بتا دی ہین جیسے آنکہہ دیکہنے کو کان سننے کو ناک سونگہنے کو زبان چکہنے کو ہاتہہ ٹٹولنے کو عقل سمجہنے کو اور وہ راہین اونکے اختیار مین دی ہین کہ اپنی خواہش کے موافق اونسے کام لیتے ہین جیسے جب کچہہ دیکہنے کو دل چاہا تو آنکہہ کہول دی نہ چاہا تو بند کرلی جس چیز کا منہ دریافت کرنے کا ارادہ ہوا سنہ مین ڈال لیا نہ ارادہ ہوا نہ ڈالا سو گویا کہ اون چیزون کی دریافت کرنے کی کنجیان اونکو دی ہین جیسی جسکے ہاتہہ مین کنجی ہوتی ہے قفل اوسی کے اختیار مین ہوتا ہے جب چاہے تو کہولے جب چاہے نہ کہولے اسیطرح ظاہر کی چیزون کو دریافت کرنا لوگون کے اختیار مین ہے جب چاہین کرین جب چاہین نکرین سو اسطرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہیے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے کو پیر و شہید کو امام و امامزادے کو بہوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہین بخشی کہ جب وہ چاہین غیب کی بات معلوم کرلین بلکہ اللہ صاحب اپنے

ارادہ ہی کبھی کسیکو جتنی بات چاہتا ہی خبر دیتا ہی سو یہ اپنے ارادہ کی موافق نہ اونکی خواہش پر
چنانچہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارہا ایسا اتفاق ہوا ہی کہ بعضی بات کے دریافت
کرنیکی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم ہوئی پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن
مین بتادی چنانچہ حضرت کے وقت مین منافقون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کی اور حضرت
کو اس سے بڑا رنج ہوا اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا پھر کچھ حقیقت نہ معلوم ہوئی اور آپ
فکر و غم مین رہے پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو بتا دیا کہ وہ منافق جھوٹے ہین اور
عائشہ رضی اللہ عنہا پاک ہین سو یقین یون ہی رکھا چاہیے کہ غیب کے خزانے کی کنجی اللہ ہی کی پاس ہے
اوسنے کسیکے ہاتھ نہین دی اور کوئی اوسکا خزانچی نہین مگر اپنے ہی ہاتھ سے قفل کھول کر اوسمین
سے جسکو جتنا چاہے بخشدے اوسکا ہاتھ کوئی نہین پکڑ سکتا اس آیت سے معلوم ہوا
کہ جو کوئی یہ دعوی کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب مین چاہون اوس سے
غیب کی بات معلوم کرلون اور آیندہ باتونکو معلوم کرلینا میرے قابو مین ہے سو وہ
بڑا جھوٹا ہی کہ دعوی خدائی کا رکھتا ہے اور جو کوئی کسی نبی ولی کو یا جن و فرشتہ کو
امام و امام زادے کو یا پیر و شہید کو یا نجومی و رمال یا جفار کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن
اشی کو یا بھوت و پری کو ایسا جانے اور اوسکے حق مین یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہی
اور اس آیت سے منکر اور یہجو وسواس آتا ہی کہ بعضے وقت کوئی نجومی یا رمال یا برہمن
یا شگون کچھ کہہ دیتا ہی اور وہ اوسیطرح ہو جاتا ہے تو اوس سے اونکی غیب دانی ثابت
ہوتی ہی سو یہ بات غلط ہی اسواسطے کہ بہت باتین اونکی غلط ہی ہوتی ہین تو معلوم ہوا
کہ علم غیب اونکے اختیار مین نہین اونکی اٹکل کبھی درست ہوتی ہی کبھی غلط اور یہی حال
ہی استخارہ اور کشف کا اور قرآن مجید کی فال کا لیکن پیغمبرون کی وحی مین کبھی غلطی
نہین پڑتی سو وہ اونکے قابو مین نہین اللہ صاحب جو آپ چاہتا ہے سو بتا دیتا ہے
اونکی خواہش کچھ نہین چلتی قال اللہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض
الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون ترجمہ کہا اللہ صاحب
نے بیچ سورہ نمل مین کہ کہو نہین جانتے جتنے لوگ ہین آسمانون مین اور

زمین مین غیب کو مگر اللہ اور نہین خبر رکھتے کہ کب اوٹھائے جاوینگے ف یعنی اللہ صاحب نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ لوگونسے یون کہدیوین کہ غیب کی بات سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن کوئی خبر یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار مین نہین اور اسکی دلیل یہ کہ اچھے لوگ سب جانتے ہین کہ ایکدن قیامت آویگی اور کوئی نہین جانتا کہ کب آویگی سو ہر خبر کا معلوم کر لینا جو ان کے اختیار مین ہوتا یہ بھی معلوم کر لیتے

وقال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر **ترجمہ** اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ لقمان مین کہ بیشک اللہ ہی کے پاس ہے خبر قیامت کی اور وہی اوتارتا ہے مینہہ اور جانتا ہے جو کچھہ کہ مادہ کے پیٹ مین ہے اور نہین جانتا ہے کوئی کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا بیشک اللہ بڑا جاننے والا ہے خبردار ف یعنی غیب کی باتون کی سب خبرین اللہ ہی کو ہین اور اونکا جان لینا کسی کے قابو مین نہین چنانچہ قیامت کی خبر کہ اوسکا آنا بہت مشہور ہے اور نہایت یقینی اوسکے بھی آنیکی وقت کی کسیکو خبر نہین پھر اور چیزون کے ہونیکا خبر کا تو کیا ذکر ہے جیسے کسی کی فتح کسی کی شکست کسی کا بیمار ہونا کسی کا تندرست ہونا کہ یہ باتین تو نہ قیامت کے برابر مشہور ہین نہ ویسی یقینی اور اسیطرح مینہہ برسنے کیوقت کی خبر کسیکو نہین حالانکہ اوسکا موسم بھی بندھا ہوا ہے اور اکثر اون موسمون مین برستا بھی ہے اور سارے نبی اور ولی اور بادشاہ اور حکیم اوسکی خواہش بھی رکھتے ہین سو اگر اوسکو وقت معلوم کرنیکی کچھہ راہ ہوتی تو کوئی البتہ پا لیتا پھر جو چیزین کہ نہ اونکا موسم بندھا ہوا ہے نہ سب لوگ اونکی خواہش رکھتے ہین جیسے کسی شخص کا مرنا جینا اولاد ہونی یا غنی و فقیر ہونا یا فتح و شکست ہونی سو ایسی چیزون کی خبر کی راہ کیونکر پا سکین اور اسیطرح جو کچھہ مادہ کے پیٹ مین ہے اوسکو بھی کوئی نہین جان سکتا کہ ایک ہی یا دو نر ہی یا مادہ کامل ہے یا ناقص خوبصورت ہے یا بدصورت حالانکہ حکیم لوگ ان سببونکی اسباب لکھتے ہین پر کسیکا حال بالخصوص نہین جانتے تو

نجومی طبیب جفری فالنامہ والا وغیرہ کا کلام یقینی اور وہی ہوتا ہے [illegible]

اور چیزین کہ آدمی مین چھپی ہوئی ہین جیسی خیالات اور ارادے اور نیتین اور ایمان اور نفاق وہ تو کیونکر جان سکین اور اسیطرح جبکہ کوئی اپنا حال نہین جانتا کہ کل کو کیا کریگا تو اور کسی کا کیونکر جان سکے اور جب اپنے مرنے کی جگہہ نہین جانتا تو اور کسی کے مرنے کی جگہہ یا وقت کیونکر جان سکی غرض کہ اللہ کے سوای کوئی کچھ آئندہ کی بات اپنے اختیار سے نہین جان سکتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہہ جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہین کوئی کشف کا دعوی رکھتا ہے کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے کوئی تقویم اور پترا لئکا لتا ہے کوئی رمل کا قرعہ پھینکتا ہے کوئی فالنامہ لیے پھرتا ہے یہ سب جھوٹے ہین اور دغاباز ان کے جال مین ہرگز نہ پھنسنا چاہیے لیکن جو شخص آپ دعوی غیب دانی کا نہ رکھتا ہو اور غیب کی بات معلوم کرنی اپنے اختیار مین کہتا ہو بلکہ اتنی ہی بات بیان کرتا ہو کہ کچھہ بات کبھی اللہ کی طرف سے مجکو معلوم ہو جاتی ہے سو وہ میرے اختیار مین نہین کہ جو بات مین چاہون تو معلوم کر لون یا جب مین چاہون تو دریافت کر لون تو یہ بات ہو سکتی ہے شاید وہ سچا ہو یا مکار وقال اللہ تعالی ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب له الی یوم القیامة وهم عن دعائهم غافلون ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ احقاف مین اور کون زیادہ گمراہ ہوگا اوس شخص سے کہ پکارتا ہے ورے اللہ سے اون لوگونکو کہ نہ قبول کرینگے اوسکی بات قیامت کے دن تک اور وہ انکے پکارنے سے غافل ہین ف یعنی شرک کرنے والے بڑے احمق ہین کہ اللہ سے قادر علیم کو چھوڑ کر اورونکو پکارتے ہین کہ اول تو وہ اونکا پکارنا سنتے ہی نہین اور دوسرے کچھہ قدرت نہین رکھتے کہ اگر کوئی قیامت تک اونکو پکارے تو وہ کچھہ نہین کر سکتے اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ اگلے بزرگونکو دور دور سے پکارتے ہین اور اتنا ہی کہتے ہین کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب مین دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر یون سمجھتے ہین کہ ہمنے کچھہ شرک نہین کیا اسواسطے کہ اونسے حاجت نہین مانگی بلکہ دعا کروائی ہے سو یہ بات غلط ہے اسواسطے کہ گو اس مانگنے کی راہ سے شرک نہین ثابت ہوتا لیکن پکارنے کی راہ سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اونکو ایسا سمجھا کہ دور سے اور نزدیک سے

برابر سن لیتی ہین جیہی اونکو اسطرحسے پکارا اور حالانکہ اللہ صاحب نے اس آیت مین فرمایا ہی
کہ جو اللہ کے سوا ہین یعنی مخلوق سو وہ ان پکارنے والون کے پکارنے سے غافل ہین

وقال اللہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون

ترجمہ اور کہا اللہ تعالی نے بیچ سورۂ اعراف مین کہہ کہ نہین اختیار رکھتا مین
اپنی جان کی کچہہ نفع ونقصان کا مگر جو کچہہ کہ چاہے اللہ اور جانتا مین غیب تو البتہ بیشک
بہت سی لے لیتا مین بہلائی اور نہ چہوتی مجکو کچہہ برائی مین تو فقط ڈرانی والا ہون
اور خوشخبری سنانی والا اون لوگون کو جو یقین رکھتے ہین ف یعنی سب انبیا و اولیا
کے سردار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی اور لوگون نی اونہین کی بڑی بڑی معجزی دیکھی اونہین سے
سب اسرار کی باتین سیکہین اور سب بزرگونکو اونہین کی پیروی سی بزرگی حاصل ہوئی تو اسلیے
اونہین کو اللہ صاحب نی فرمایا کہ اپنا حال لوگون کے آگے صاف بیان کر دین تا سب لوگون
کا حال معلوم ہو جاوی سو اونہون نے بیان کر دیا کہ مجہکو نہ کچہہ قدرت ہی نہ کچہہ غیب دانی
میری قدرت کا حال تو یہ ہی کہ اپنی جان تک کی ہی نفع ونقصان کا مالک نہین تو دوسری کا
تو کیا کر سکون اور غیب دانی اگر میری قابو مین ہوتی تو ہر ایک کام کا انجام معلوم کر لیتا اگر بہلا
معلوم ہوتا تو اوسمین ہاتہہ ڈالتا اور اگر برا معلوم ہوتا تو کاہیکو اوسمین قدم رکھتا غرض
کچہہ قدرت اور غیب دانی مجہہ مین نہین اور کچہہ خدائی کا دعوی نہین رکھتا فقط پیغمبری کا مجکو
دعوی ہی اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہی کہ برے کام پر ڈرا دیوی اور بہلے کام پر خوشخبری
سنا دیوی سو یہ بہی اوسمین کہ فائدہ کرتی ہی کہ جنکے دلمین یقین ہے اور دل مین یقین
ڈالنا میرا کام نہین وہ اللہ ہی کے اختیار مین ہی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے
کہ انبیا و اولیا کو جو اللہ نے سب لوگون سے بڑا بنایا ہی سو اونہین بڑائی یہی ہوتی ہی کہ اللہ
کی راہ بتاتے ہین اور بری بہلے کامون سی واقف ہین سو لوگونکو سکہلاتے ہین اور اللہ
اونکی بتانے مین تاثیر دیتا ہی بہت لوگ اون سے سیدھی راہ پر ہو جاتے ہین اور اس بات کی
اونہین کچہہ بڑائی نہین کہ اللہ نے اونکو عالم مین تصرف کرنے کی کچہہ قدرت دی ہو کہ جسکو چاہین

مار ڈالین یا اولاد دیوین یا مشکل کھول دیوین یا مرادین پوری کر دیوین یا فتح و شکست دیدیوین یا غنی اور فقیر کر دیوین یا کسیکو بادشاہ کر دیوین یا کسیکو امیر وزیر یا کسی سے بادشاہت یا امارت چھین لیوین یا کسی کے دلمین ایمان ڈال دیوین یا کسی کا ایمان چھین لیوین یا کسی بیمار کو تندرست کر دیوین یا کسی سے تندرستی چھین لیوین کہ ان باتونمین سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہین عاجز اور بے اختیار اور اسیطرح کچھ اس بات مین بھی اونکو بڑائی نہین ہے کہ اللہ صاحب نے غیب دانی اونکے اختیار مین دیدی ہو کہ جسکے دل کا احوال جب چاہین معلوم کر لین یا جس غائب کا احوال جب چاہین معلوم کر لین کہ وہ جیتا ہے یا مر گیا یا کس شہر مین ہے یا کس حال مین یا جس آیندہ بات کو جب ارادہ کرین تو دریافت کر لین کہ فلانے کے یہان اولاد ہوگی یا نہوگی یا اس سوداگری مین اوسکو فائدہ ہوگا یا نہوگا یا اس لڑائی مین فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتون مین بھی سب بندے بڑے ہون یا چھوٹے یکسان بیخبر ہین اور نادان سو جیسے سب لوگ کبھی کچھ بات عقل سے یا قرینہ سے کہہ دیتے ہین پھر کبھی اونکی بات موافق پڑجاتی ہے کبھی اوسمین چوک پڑجاتی ہے اسیطرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور قرینہ سے کہتے ہین سو اوسمین کبھی درست ہوجاتی ہے کبھی چوک ہان مگر جو اللہ کیطرف سے وحی یا الہام ہے سو اوسکی بات نرالی ہے مگر وہ اونکے اختیار مین نہین اخرج البخاری عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر اذ قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہ وقولی بالذی کنت تقولین ترجمہ مشکوۃ کے باب اعلان النکاح مین لکھا کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ربیع نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے پھر گھر مین داخل ہوے جب شادی ہوئی تھی میری پھر بیٹھے میرے پاس بستر پر جیسا تو بیٹھا ہے میرے پاس سو وہین شروع کیا کچھ چھوکریون ہماری نے کہ دف بجانے لگین اور مذکور کرنے لگین اون لوگون کا کہ

ماریے گئی تھی بڑے ہماری بدر مین سو ایک کہنی لگی کہ ہم مین ایک نبی ایسا ہے کہ جانتا ہے کل کی بات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دے اور وہی کہہ جو کہتی تھی ف یعنے ربیع ایک بی بی تھین انصار مین سے اون کی شادی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اونکے پاس آ بیٹھے سو اون لوگون کی چھوکریان کچھ گانے لگین کہ اوسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف مین یہ بات کہی کہ اونکو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آیندہ باتین جانتے ہین سو اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اور فرمایا کہ یہ بات مت کہہ او جو کچھ پہلے گاتی تھین وہی گائے جاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی انبیا و اولیا یا امام و شہیدون کی جناب مین ہرگز یہ عقیدہ نر کھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہین بلکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی جناب مین یہ عقیدہ نر کھے اور نہ اونکی تعریف مین ایسی بات کہے اور یہ جو شاعر لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف مین یا اور انبیا و اولیا کی یا بزرگونکی یا پیرون کی یا اوستادون کی تعریفون مین بیان کرتے ہین اور حد سے گزر جاتے ہین اور خدا کے سے اوصاف اونکی تعریفون مین بیان کرتے ہین اور پھر یون کہتے ہین کہ شعر مین مبالغہ ہوتا ہے یہ سب بات غلط ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریونکو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ عاقل مرد اوسکو کہے یا سنکر پسند کرے اخرج البخاری

عن عائشة رضي الله عنها قالت من اخبرك ان محمدا صلى الله عليه وآله وسلم يعلم الخمس التي قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة فقد اعظم الفرية

ترجمہ مشکوۃ کے باب رویۃ اللہ عز وجل مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جو کوئی خبر دے تجھکو کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے وہ پانچ باتین کہ اللہ نے مذکور کیے ہین سو بیشک بڑا طوفان باندھا ف یعنے وہ پانچون باتین کہ سورۂ لقمان کے آخر مین مذکور ہین اور اونکی تفسیر اس فصل کی اول گذر گئی کہ جتنی غیب کی باتین ہین سو اونھین پانچ مین داخل ہین سو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ پانچون

جانتے تھے یعنی سب غیب کی باتین جانتے تھے تو وہ بڑا جھوٹا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کوئی امام یا کوئی بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہین اخرج البخاری عن ام العلاء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم **ترجمہ** مشکوۃ کے باب البکاء والخوف مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ نقل کیا ام العلاء نے کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہین جانتا مین اور پھر قسم ہے اللہ کی کہ نہین جانتا مین حالانکہ مین رسول اللہ کا ہون کیا معاملہ ہوگا مجھسے اور کیا تمسے **ف** یعنی جو کچھ کہ اللہ اپنے بندون سے معاملہ کریگا خواہ دنیا مین خواہ قبر مین خواہ آخرت مین سو اوسکی حقیقت کسیکو معلوم نہین نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی سے یا الہام سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام بخیر ہے یا برا سو وہ بات مجمل ہے اور اوس سے زیادہ معلوم کرلینا اور اوسکی تفصیل دریافت کرنی اونکے اختیار سے باہر ہے

الفصل الثالث فی ذکر رد الاشراک فی التصرف

ترجمہ فصل تیسری اشراک فی التصرف کی برائی کے بیانمین **ف** یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جن سے اشراک فی التصرف کی برائی ثابت ہوتی ہے قال اللہ تعالیٰ قل من بیدہ ملکوت کل شیء وھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل فانی تسحرون **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ مومنون مین کہہ کون ہے وہ شخص جسکے ہاتھہ مین ہے قابو ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اوسکے مقابل کوئی نہین حمایت کرتا جو جانتے ہو وہین کہہ دینگے کہ اللہ ہی ہے کہہ پھر کہان سے خبط مین پڑ جاتے ہو **ف** یعنی جب سے پوچھیے کہ ایسی شان

کس کی ہی کہ ہر چیز اوسکے قابو مین ہی جو چاہی کر ڈالے اوسکا ہاتھہ کوئی پکڑ نہ سکے اور
اوسکی حمایت مین کوئی ہاتھہ نہ ڈال سکے اور اوسکی تقصیروار کو کہین پناہ نہ مل سکے
اور اوسکے مقابلہ مین کسی کی حمایت نہ چل سکے سو ہر کوئی یہی جواب دیگا
کہ ایسی شان اللہ ہی کی ہے سو سمجھا چاہیے کہ پھر اور کسی سے مرادین مانگنی محض
خبط ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کے کافر
بھی اس بات کے قائل تھے کہ کوئی اللہ کے برابر نہین اور اوسکا مقابلہ نہین کرسکتا
مگر اپنے بتون کو اوسکی جناب مین اپنا وکیل سمجھ کر مانتے تھے اسی سے کافر ہوگئے
سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھکر
اوسکو مانے سو اوسپر شرک ثابت ہوجاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اوسکے
مقابلہ کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے قال اللہ تعالی قل انی لا املک لکم ضرا و
لا رشدا قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من دونہ ملتحدا
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ جن مین کہہ کہ بیشک مین نہین
اختیار رکھتا تمھارے کچھہ نقصان کا نہ فائدہ کا کہہ کہ بیشک مجھکو ہرگز نہ بچاویگا
اللہ سے کوئی اور ہرگز نہ پاؤنگا ورے اوسکے کہین بچاو ف یعنے
اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا کہ لوگونکو سنا دیوین کہ مین تمہارے نفع و نقصان کا
کچھہ مالک نہین اور تم جو مجھپر ایمان لائے اور میری امت مین داخل ہوے سو اسپر
مغرور ہوکر حد سے مت بڑھنا کہ ہمارا پایہ بڑا مضبوط ہی اور ہمارا وکیل زبردست ہی
اور ہمارا شفیع بڑا محبوب سو جو ہم چاہین سو کرین وہ ہمکو اللہ کے عتاب سے بچالیگا
کیونکہ یہ بات محض غلط ہی اسواسطے کہ مین آپ ہی کو ڈرتا ہون اور اللہ سے ورے
اپنا کہین بچاو نہین جانتا سو دوسرے کو کیا بچا سکون اس آیت سے معلوم ہوا
کہ یہ جو عوام الناس اپنے پیرون شہیدونکی حمایت پر بھروسا کرکے اللہ کو بھول جاتے ہین
اور اوسکے احکام کی تعظیم نہین کرتے محض گمراہ ہین کہ سب پیرون کے پیر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات دن اللہ سے ڈرتے تھے اوسکی رحمت کے سوائے

اسیطرح اپنا بچاو نہین سمجھتے تھے پھر اور کسی کا تو کیا ذکر ہے وقال اللہ تعالی

ولیعبدون من دون اللہ مالا یملک لہم رزقا من السموات والارض شیئا ولا

یستطیعون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نحل مین اور پوجتے

ہین ورے اللہ سے ایسون کو کہ نہین اختیار رکھتی اونکی روزی کا آسمانون سے

اور نہ زمین سے کچھ اور نہین طاقت رکھتے ف یعنی اللہ کی سی تعظیم کرتے ہین

ایسے لوگون کی کہ اونکا کچھ اختیار نہین اور اونکی روزی پونہچانے مین کچھ دخل

نہین رکھتے نہ آسمان سے مینہہ برسا دین نہ زمین سے کچھ اوگا دین اور اونکو کسی نوع

کی قدرت نہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہین کہ اولیا و انبیا

کو یا امام و شہید و نکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت تو ہے لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شاکر

ہین اور اوسکی ادب سے دم نہین مارتے اگر چاہین تو ایک دم مین اولٹ پلٹ کر دین

لیکن شرع کی تعظیم کرکے چپ بیٹھے ہین سو یہ بات سب غلط ہے بلکہ کسی کام مین

نہ بالفعل اونکو دخل ہے اور نہ اوسکی طاقت رکھتے ہین وقال اللہ تعالے ولا

تدع من دون اللہ مالا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ یونس مین اور مت پکار ورے

اللہ سے ایسونکو کہ نہ فائدہ دیوین تجھکو نہ نقصان سو اگر کیا تو نے یہ تو بیشک تو

بے انصاف ہے ف یعنی الیسے زبردست کی ہوتے ایسے عاجز لوگونکو

پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہین پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے

شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگونکو ثابت کیجیے وقال اللہ تعالی قل ادعوا الذین

زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرة فی السموات ولا فی الارض

وما لہم فیہما من شرک وما لہ منہم من ظہیر ولا تنفع الشفاعة عندہ الا لمن

اذن لہ حتی اذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وہو

العلی الکبیر ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ سبا

مین کہ کہہ بھلا پکارو تو اون لوگون کو کہ خیال کرتے ہو ورے اللہ

سو وہ تو نہین اختیار رکھتے ایک ذرہ بھر آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہین
اونکا اون دونون مین کچھ ساجھا اور نہین اللہ کا اونمین سے کوئی بازو اور نہین کام
آتی سفارش اوسکے روبرو مگر جسکو پروانگی دی یہانتک کہ جب گھبراہٹ دور ہوتی ہے
اونکے دلون سے تو کہتے ہین کیا فرمایا تمہارے رب نے کہتے ہین کہ حق اور وہی ہے بلند بڑا
ف یعنی کوئی جو کسی سے مراد مانگتا ہے اور مشکل کے وقت پکارتا ہے اور وہ اوسکی
حاجت روا کر دیتا ہے سو یہ بات اسطرح ہوتی ہے کہ یا تو خود وہ مالک ہے یا مالک کا ساجھی
یا مالک پر اوسکا دباو ہو جیسے بڑے بڑے امیرون کا کہنا بادشاہ دب کر مان لیتا ہے
کیونکہ وہ اوسکے بازو ہین اور اوسکی سلطنت کے رکن اونکے ناخوش ہونے
سے سلطنت بگڑتی ہے یا اسطرح کہ مالک سے سفارش کرے اور وہ اوسکی سفارش
خواہ نخواہ قبول کر لے پھر دلسے خوش ہو یا ناخوش جیسے بادشاہزادی یا بیگمات
کہ بادشاہ اونکی محبت سے اونکی سفارش رد نہین کر سکتا سو چار ناچار اونکی سفارش
قبول کر لیتا ہے سو جنکو اللہ کے سوا یہ لوگ پکارتے اور اونسے مرادین مانگتے
ہین سو نہ تو وہ مالک ہین آسمان و زمین مین ایک ذرہ بھر چیز کا اور نہ کچھ اونکا ساجھا ہے
اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہین اور نہ اوسکی بازو کہ اونسے دب کر اونکی بات
مان لے اور نہ بغیر پروانگی سفارش کر سکتے ہین کہ خواہ نخواہ اوس سے دلوا دین
بلکہ اوسکے دربار مین اونکا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے یہ سب رعب مین
آکر بے حواس ہو جاتے ہین اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اوس بات کی
تحقیق اوس سے نہین کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اوس بات کی آپسمین
تحقیق کر لیتے ہین سوای آمنا وصدقنا کے کچھ نہین کہہ سکتے پھر بات اولٹنے کا تو
کیا ذکر اور کسی کی وکالت اور حمایت کرنے کی کیا طاقت اسجگہ ایک بات بڑی کام کی
ہے اوسکو کان رکھکر سن لینا چاہیے کہ اکثر لوگ انبیا و اولیا کی شفاعت پر
بہت بھول رہے ہین اور اوسکے معنی غلط سمجھکر اللہ کو بھول گئے ہین سو شفاعت
کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے سو سننا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہین سفارش کو

اور دنیا مین سفارش کئی طرحکی ہوتی ہے جیسے ظاہر کے بادشاہ کے یہان کسی شخص کی
چوری ثابت ہو جاوے اور کوئی امیر وزیر اوسکو اپنی سفارش سے بچا لیوے تو ایک تو
یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اوس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اوسکے
آئین کے موافق اوسکو سزا پہونچتی ہے مگر اوس امیر سے دبکر اوسکی سفارش مان
لیتا ہے اور اوس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اوسکی سلطنت کا
بڑا رکن ہے اور اوسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھتا ہے
کہ ایک جگہ اپنے غصہ کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کر جانا بہتر ہے اس سے
کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجئے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاوین اور سلطنت
کی رونق گھٹ جاوے اسکو شفاعت وجاہت کہتے ہین یعنے اوس امیر کی جاہ
کے سبب سے اوسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب
مین ہرگز ہرگز نہین ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو
یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب مین اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ
اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل ہے کہ اوسنے خدا کے معنی کچھہ بھی نہ سمجھے اور
اوس مالک الملک کی قدر کچھہ بھی نہ پہچانی اوس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ
ایک آن مین ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم مین سارا عالم عرش سے فرش
تک اولٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اوس جگہ قائم کر لے کہ اوسکی تو محض ارادے
ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کام کے واسطے کچھہ اسباب اور سامان جمع کرنے کی
کچھہ حاجت نہین اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن بھی سب مل کر
جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاوین تو اوس مالک الملک کی سلطنت مین اونکے
سبب سے کچھہ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو سب شیطان اور دجال ہی سے
ہو جاوین تو اوسکی کچھہ رونق گھٹنے کی نہین وہ ہر صورت سے بڑون کا بڑا ہے
اور بادشاہون کا بادشاہ اوسکا نہ کوئی کچھہ بگاڑ سکے نہ کچھہ سنوار سکے دوسری صورت

یہ ہے کہ کوئی بادشاہ زادون مین سے یا بیگمون مین سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اوس
چور کا سفارشی ہوکر کھڑا ہوجاوے اور چوری کی سزا نہ دینے دیوے اور بادشاہ
اوسکی محبت سے لاچار ہوکر اوس چور کی تقصیر معاف کردے اسکو شفاعت محبت
کہتے ہین یعنے بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کرلی اور یہہ
بات سمجھی کہ ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف کردینا بہتر ہے اوس
رنج سے کہ جو اوس محبوب کے روٹھہ جانے سے مجھکو ہوگا اس قسم کی شفاعت
بھی اوس دربار مین کسی طرح ممکن نہین اور جو کوئی کسیکو اوسکی جناب مین اس قسم
کا شفیع سمجھے وہ بھی ویسا ہی مشرک ہی اور جاہل کہ جیسا مذکور اول ہوچکا وہ مالک الملک
اپنے بندون کو بہتیرا ہی نوازے اور کسی کو حبیب کا اور کسی کو خلیل کا اور
کسی کو کلیم کا اور کسی کو روح اللہ وجیہ کا خطاب بخشے اور کسی کو رسول
کریم اور مکین اور روح القدس روح الامین فرماوے مگر پھر مالک مالک ہی اور
غلام غلام کوئی بندگی کے رتبے سے قدم باہر نہین رکھہ سکتا اور غلامی کی حد سے
زیادہ نہین بڑھہ سکتا جیسا اوسکی رحمت سے ہردم خوشی سی جھکتا ہی ویسا ہی اوسکی
ہیبت سی رات دن ہر دم تھراتا ہی تیسری صورت یہ ہی کہ چور پر چوری تو ثابت ہوگئی
مگر وہ ہمیشہ کا چور نہین اور چوری کو اوسنے کچھہ اپنا پیشہ نہین ٹھہرایا مگر نفس کی شامت
سے قصور ہوگیا سو اوسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا ہی اور بادشاہ کے آئین کو
سر و آنکھون پر رکھکر اپنے تئین تقصیروار سمجھتا ہی اور لایق سزا کے جانتا ہے
اور بادشاہ سی بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہین ڈھونڈتا اور اوسکے مقابلے
کسی کی حمایت نہین جتاتا اور رات دن اوسی کا منہ دیکھہ رہا ہی کہ دیکھیے میرے
حق مین کیا حکم فرماوے سو اوسکا یہ حال دیکھکر بادشاہ کے دل مین اوسپر ترس
آتا ہی مگر آئین بادشاہت کا خیال کرکے بے سبب درگذر نہین کرتا کہ کہین لوگون کی
دلون مین اس آئین کی قدر گھٹ جاوے سو کوئی امیر و وزیر اوس کی مرضی پاکر اوس
تقصیروار کی سفارش کرتا ہی اور بادشاہ اوس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر

اوسکی سفارش کا نام کرکے اوس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہی سو اوس امیر نے اوس چور کی
سفارش اسلیے نہین کی کہ اوسکا قرابتی ہی یا آشنا یا اوسکی حمایت اوسنے اوٹھالی
بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھکر کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چورونکا تھانگی جو چور کا
حمایتی بنکر اوسکی سفارش کرتا تو آپ بھی چور ہو جاتا اسکو شفاعت بالاذن کہتی ہین
یعنی یہ سفارش خود مالک کی پروانگی سے ہوتی ہے سو اللہ کی جناب مین ایسی
قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نبی و ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث مین مذکور ہے
سو اوسکے معنی یہی ہین سو ہر بندہ کو چاہیے کہ ہر دم اللہ ہی کو پکارے اور اوسی سے
ڈرتا رہے اور اوسکی التجا کرتا رہے اور اوسی کے روبرو اپنے گناہون کا قائل ہو اور اوسیکو
اپنا مالک بھی سمجھے اور حمایتی بھی اور جہانتک خیال دوڑاوے اللہ کے سوای کہین اپنا
بچاو نجانے اور کسی کی حمایت پر بھروسا نکرے کیونکہ وہ خود بڑا غفور الرحیم ہی سب مشکلین
اپنی ہی فضل سے کھول دیگا اور سب گناہ اپنی ہی رحمت سے بخش دیگا اور جسکو چاہیگا
اپنے حکم سے اوسکا شفیع بنا دیگا غرض کہ جیسا ہر حاجت اپنی اوسیکو سونپا چاہیے اسیطرح
یہ حاجت بھی اوسی کے اختیار پر چھوڑ دیجیے جسکو وہ چاہی ہمارا شفیع کر دے نہ یہ کہ کسیکی
حمایت پر بھروسا کیجیے اور اوسکو اپنی حمایت کیواسطے پکار لیجیے اور اوسکو اپنا حمایتی سمجھکر
اصل مالک کو بھول جائیے اور اوسکے احکام کو یعنے شرع کو بے قدر کر دیجیے اور
اور اوسی اپنے حمایتی ٹھہرا دیے ہوے کی راہ و رسم کو مقدم سمجھیے کہ یہ بڑی قباحت کی بات ہے
اور سارے نبی اور ولی اس سے بیزار ہین وہ ہرگز ایسے لوگون کے شفیع نہین بنتے
بلکہ مخصم ہو جاتے ہین اور اوسکے لیے اوسکے دشمن ہو جاتے ہین کیونکہ اونکی تو بزرگی
یہی تھی کہ اللہ کی خاطر کو سب جورو بیٹے مرید شاگرد نوکر غلام یار آشنا کی خاطر سے
مقدم رکھتے تھے اور جب یہ لوگ اللہ کی خلاف مرضی ہوتے تھے تو وہ کبھی اونکے
دشمن ہو جاتے تھے تو پھر یہ پکارنے والے لوگ ایسے کیا ہین کہ وہ بڑے بڑے لوگ
اونکے حمایتی بنکر اوسکی خلاف مرضی انکی طرف سے اوسکے حضور مین جھگڑنے
بیٹھین گے بلکہ بات تو یون ہے کہ الحب للہ والبغض للہ اونکی شان ہے جسکی

حق مین اللہ کی خوشی یون ہی ٹھہری کہ اوسکو دوزخ ہی مین بھیجے تو وہ اور دوچار دھکے دینے کو
طیار ہین اخرج الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کنت خلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ
تجاھک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم
ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد
کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء
قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف ترجمہ مشکوۃ
کے باب التوکل والصبر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عباس نے
کہ تھا مین پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن سو فرمایا ای لڑکے یاد رکھ اللہ کو
کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو یاد رکھ اللہ کو کہ پاویگا تو اوسکو اپنے روبرو اور جب مانگے تو کچھ مانگ اللہ ہی
سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ ہی سے اور یہ یقین سمجھ لے کہ بیشک سب لوگ اگر اکٹھے ہو جاوین
اسپر کہ کچھ فائدہ پہنچاوین تجھکو تو فائدہ نہ پہنچا سکینگے مگر جتنا کہ لکھہ دیا اللہ نے تیری حق مین اور جو
اکٹھے ہو وین اسپر کہ نقصان پہنچاوین تجھکو کچھ تو نہ نقصان پہنچا سکینگے مگر وہی کہ لکھہ دیا ہے
اللہ نے تجھپر اوٹھائی قلمین اور سوکھ گیا کاغذ ف یعنی اللہ صاحب کو کہ سب شاہنشاہونکا
بادشاہ ہے پر اور بادشاہون کی طرح مغرور نہین کہ کوئی رعیتی بہتیرا ہی التجا کرے اوسکی طرف
مارے غرور کے خیال نہین کرتے اسیلیے رعیتی لوگ اونکے امیرونکو مانتے ہین اور اونکا
وسیلہ ڈھونڈتے ہین تا کہ اونھین کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ وہ بڑا
کریم ورحیم ہے وہان کسی کی وکالت کی حاجت نہین جو اوسکو یاد رکھے وہ آپ ہی اوسکو
یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نکرے اور اسیطرح کو کہ وہ سب چیز سے پاک ہے اور سب سے
بلند مگر اور بادشاہون کا سا دربار نہین کہ کوئی رعیتی لوگ وہان پہونچ نسکین اور امیر
وزیر ہی رعیت پر حکم چلاوین اور رعیت کے لوگ اونکو اونھین کا ماننا ضرور پڑے اور
اونھین کا دربار کرنا پڑے بلکہ اپنے بندونسے بہت نزدیک ہے جو ادنی بندہ اپنے دل سے
اوسکی طرف متوجہ ہووے تو وہین اوسکو اپنے منہ ہی کے آگے پاوے وہان

اپنی غفلت ہی کی سوا اور کچھ پردہ نہین جو کوئی کچھ اوس سے دور ہی سو اپنی غفلت کی سبب سے
دور ہی اور وہ سب سے نزدیک پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو پکارتا ہی کہ وہ اوسکو اللہ سے
نزدیک کر دیوین سو یہ نہین سمجھتا ہی کہ پیر و پیغمبر تو اوس سے دور ہین اور اللہ نہایت نزدیک
سو یہ ایسا ہو جاتا ہی کہ ایک رعیتی آدمی اپنے بادشاہ کی پاس اکیلا بیٹھا ہی اور وہ بادشاہ
اوسی کی عرض سننے کو متوجہ ہی پھر وہ رعیتی کسی امیر وزیر کو کہین دور سے پکارے کہ تو
میری طرف سی فلانی بات بادشاہ کے حضور مین عرض کر دی سو وہ یا اندھا ہی یا دیوانہ
اور فرمایا کہ ہر مراد اللہ ہی سے مانگے اور ہر مشکل مین اوسی کی مدد چاہیے اور یقین سمجھے
کہ قلم تقدیر ہرگز نہین پھرتا اور لکھا ہرگز نہین مٹتا پھر اگر سارے جہان کی بڑے اور چھوٹے
ملکر چاہین کہ کسیکو کچھ نفع و نقصان پہنچا دی اللہ کی لکھے سے کچھ بڑہ نہین سکتا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتی ہین کہ اولیا کو اللہ نے یہ طاقت بخشی ہے کہ تقدیر کو
بدل ڈالین جسکی تقدیر مین اولاد نہین لکھی اوسکو اولاد دے دیوین جسکی عمر تمام ہو چکی ہو
اوسکی عمر بڑھا دیوین سو یہ بات کچھ صحیح نہین بلکہ یون سمجھا چاہیے کہ اللہ نے ہر بندہ کا
کبھی دعا قبول بھی کر لیتا ہی اور انبیا و اولیا کی اکثر مگر دعا کی توفیق دینا بھی اوسی کے
اختیار مین ہی اور قبول کرنا بھی اور دعا بھی کرنی اور مراد بھی ملتی دونون باتین تقدیر
مین لکھی ہین تقدیر سے باہر کوئی کام دنیا مین نہین ہو سکتا اور کچھ کام کرنے کی
قدرت نہین ہر بندہ بڑا ہو یا چھوٹا نبی ہو یا ولی سوا اسکے کہ اللہ سی مانگے اور اوسکی
جناب مین دعا کرے کچھ اور طاقت نہین رکھتا پھر وہ مالک مختار ہی چاہی اپنی مہربانی کی راہ سے
قبول کر لے چاہے اپنی حکمت کی راہ سی قبول نکری اخرج ابن ماجۃ عن عمرو بن العاص
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لقلب ابن آدم لکل واد شعبۃ
فمن اتبع قلبہ الشعب کلہا لم یبال اللہ بای واد اہلکہ و من توکل علی اللہ
کفاہ الشعب **ترجمہ** مشکوۃ کے باب التوکل والصبر مین لکھا ہے
کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن العاص نے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ بیشک آدمی کے دل کی ہر میدان کیطرف راہ ہی سو جو کوئی پیچھے ڈالے اپنے دل کو سب

راہون کی تو کچھ پرواہ نہین رکھتا اللہ کہ کسی جنگل مین تباہ کر دیوے اوسکو اور جو کوئی بھروسا
کرے اللہ پر تو وہ کفایت کرتا ہے اوسکو سب راہون کی ف یعنی جب آدمی کو کسی چیز کی
طلب ہوتی ہے یا کوئی مشکل آ جاتی ہے تو اوسکے دل مین ہر طرف خیال دوڑتے ہین
کہ فلانے پیغمبر کو پکاریے فلانے امام کی مدد چاہیے فلانے پیر و شہید کی منت مانیے فلانے پری کو
مانیے فلانے نجومی و رمال سے پوچھیے فلانے ملا سے فال کھلوائیے سو جو کوئی ہر خیال کے پیچھے پڑتا ہے
تو اللہ اوس سے اپنی قبولیت کی نگاہ پھیر لیتا ہے اور اوسکو اپنے سچے بندون مین
نہین رکھتا اور اللہ کی تربیت اور ہدایت کی راہ اوسکے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے
اور وہ اسیطرح اونھین خیالات کے پیچھے دوڑتا ہی دوڑتا تباہ ہو جاتا ہے کوئی
دہریا ہو جاتا ہے کوئی ملحد کوئی مشرک ہو جاتا ہے کوئی سب سے منکر اور جو کوئی اللہ
ہی پر بھروسا کرتا ہے اور کسی خیال کے پیچھے نہین پڑتا سو اللہ اوسکو اپنے مقبول لوگون مین
گن رکھتا ہے اور اوسپر ہدایت کی راہ کھول دیتا ہے اور اوسکے دل کو چین اور آرام
ایسا بخش دیتا ہے کہ خیالات باندھنے والونکو ہرگز میسر نہین ہوتا اور جو کچھ جسکی
تقدیر مین لکھا ہے وہ اوسکو مل ہی رہتا ہے مگر خیالات باندھنے والا مفت رنج کھینچتا ہے
اور توکل کرنے والا چین و آرام سے پالیتا ہے اخرج الترمذی عن انس
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لیسال احدکم ربه حاجته
کلها حتی یساله الملح وحتی یساله شسع نعله اذا انقطع ترجمہ مشکوة کی کتاب الدعوات
مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ
ہر کسیکو چاہیے اپنی سب حاجتکی چیزین اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ لون بھی اوسی سے مانگے
اور جوتی کا تسمہ جب ٹوٹ جاوے وہ بھی اوسی سے مانگے ف یعنی اللہ صاحب کو دنیا
کے بادشاہون کی طرح نہ سمجھے کہ بڑے بڑے کام تو آپ کرتے ہین اور چھوٹے چھوٹے کام
اور نوکرون چاکرون کو حوالہ کر دیتے ہین سو لوگونکو چھوٹی چھوٹی کامون مین اونکی التجا کرنی
ضرور پڑتی ہے سو اللہ کے یہان کارخانہ یون نہین بلکہ وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ
آپ ہی ایک آن مین کروڑون کام چھوٹے اور بڑے درست کر سکتا ہے اور اوسکی

سلطنت مین کسی کی قدرت نہین سو چھوٹی چیز بھی وسی سی مانگا چاہیے کیونکہ اور کوئی چھوٹی
چیز دی سکتا ہے نہ بڑی واخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال لما نزلت
وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرابتہ فعم وخص فقال
یا بنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئاً
او قال فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم
من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم
من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویا بنی عبد مناف انقذوا
انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویا بنی ہاشم انقذوا
انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویا بنی عبد المطلب
انقذوا انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویا
فاطمۃ انقذی نفسک من النار سلینی ما شئت من مالی فانی
۳۷ لا اغنی عنک من اللہ شیئاً **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الخلافۃ
والامارت مین لکھا ہے کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابوہریرہ
نے کہ جب اوتری یہ آیت کہ ڈراوے تو اپنی برادری کو جو ناتا رکھتے ہین
تجھسے تو پکارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ناتی والونکو پھر اکٹھا کر کے پکارا
اور جدا جدا بھی سو فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کی بچاؤ تم اپنی جانونکو آگ سی کیونکہ بیشک
مین نہین اختیار رکھتا تمھارا اللہ کی یہان کچھ یا یون فرمایا کہ بیشک مین نہین کام آونگا تمھارے
اللہ کی یہان کچھ اور ای اولاد مرہ بن کعب کی بچاؤ تم اپنی جانونکو آگ سے کیونکہ بیشک
مین نہ کام آونگا تمھارے اللہ کی یہان کچھ اور ای اولاد عبد شمس کی بچاؤ تم اپنی
جانونکو آگ سی کیونکہ بیشک مین نہ کام آونگا تمھارے اللہ کے یہان کچھ اور ای
اولاد عبد مناف کی بچاؤ تم اپنی جانونکو آگ سی کیونکہ مین نہ کام آونگا تمھارے اللہ کے
یہان کچھ اور ای اولاد ہاشم کی بچاؤ تم اپنی جانونکو آگ سے کیونکہ بیشک مین نہ کام
آونگا تمھارے اللہ کی یہان کچھ اور ای اولاد عبد المطلب کی بچاؤ تم اپنی جانونکو

آگ سے کیونکہ بیشک میں نہ کام آؤنگا تمھارے اللہ کے یہاں کچھ اور اپنی فاطمہ بیٹی تو اپنی جان کو
آگ سے بچا لے مجھ سے جتنا چاہے میرا مال لے نہ کام آؤنگا میں تیرے اللہ کے یہاں کچھ ف یعنی جو
جو لوگ کسی بزرگ کے قرابتی ہوتے ہیں انکو اوسکی حمایت پر بھروسا ہوتا ہے اور اوس پر مغرور
ہوکر اللہ کا خوف کم رکھتے ہیں سو اسلیے اللہ صاحب نے پیغمبر کو فرمایا کہ وہ اپنی قرابتیوں
کو ڈراویں سو اونھوں نے سبکو اپنی بیٹی تک کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا
اوسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اوس میں مجھکو کچھ
بخل نہیں اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت
نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست
کر رکھے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بزرگ
کی اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں آتی جب تک کچھ معاملہ اللہ ہی سے صاف نکرے تو کچھ کام نہیں نکلتا

الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ ترجمہ فصل چوتھی اشراک فی العبادت کی برائی کے بیان میں

ف یعنی عبادت کہتے ہیں اون کاموں کو کہ اللہ صاحب نے
اپنی تعظیم کے واسطے اپنے بندوں کو بتائی ہیں سو اس فصل میں یہ مذکور ہے کہ قرآن و حدیث
میں اللہ کی تعظیم کے لیے کون کون سے کام بتائی ہیں تا کہ اور کسی کے لیے وہ کام
نہ کیجیے کہ شرک لازم آوے قال اللہ تعالی ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ انی لکم
نذیر مبین ان لا تعبدوا الا اللہ انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ ہود میں کہ بیشک بھیجا
ہمنے نوح کو اوسکی قوم کی طرف یہ بات کہتے کہ بیشک میں تمکو ڈرانیوالا ہوں صاف
ہوں یہ کہ عبادت نکرو مگر اللہ کی بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر دکھ کے دن کی مار سے ف
یعنی مسلمان اور کافر میں مقابلہ حضرت نوح علیہ السلام ہی کے وقت سے شروع ہوا ہے
سو تبھی سے اسی بات پر مقابلہ ہے کہ اللہ کے مقبول بندے یہی کہتے آئے ہیں کہ اللہ کی سی
تعظیم کسی اور کی نچاہیے اور جو کام اوسکی تعظیم کے ہیں وہ اور کسیکے واسطے
نہ کیجیے و قال اللہ تعالی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی

خلقهن ان كنتم اياه تعبدون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورهٔ
فصلت مین کہ مت سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو کہ جسنے پیدا کیا
اونکو جو تم اوسی کے بندے بنا چاہتے ہو فـ یعنی جو آدمی چاہے کہ اللہ ہی کا بندہ بنے تو سجدہ
اوسیکو کرے اور کسی چاند و سورج کو نکرے اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہمارے دین مین اللہ نے یہ
فرمایا ہے کہ سجدہ کرنا حق خالق ہی کا ہے سو کسی مخلوق کو نہ کیا چاہیے کہ مخلوق ہونے مین
چاند اور سورج اور نبی اور ولی برابر ہین سو جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینون مین کسی
کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتون نے حضرت آدم کو کیا اور حضرت یعقوب
نے حضرت یوسف کو تو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کر لین تو کچھ مضایقہ نہین سو یہ بات غلط ہے
آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنون سے نکاح کر لیتے تھے چاہیے یہ لوگ ایسی ایسی حجتین
لانے والے اپنی بہنون سے نکاح کر لین اور اصل بات یہی ہے کہ بندے کو اللہ کا حکم ماننا چاہیے
جب اوسنے جو حکم فرمایا اوسکو جان و دل سے قبول کر لینا چاہیے اور حجت نکالنے کہ
اگلے لوگون پر تو یہ حکم نتھا ہم پر کیون ہوا کہ ایسی حجتین لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے
اسکی مثال یہ کہ ایک بادشاہ نے اپنے ملک مین ایک مدت تک ایک حکم جاری کیا پھر
بعد اوسکے ایک اور حکم جاری کیا پھر جو کوئی یہ کہنے لگے کہ ہم پہلے ہی حکم پر چلینگے
پچھلا حکم نہین مانتے تو وہ بھی باغی ہو جاتا ہے قال اللہ تعالی وان المساجد للہ فلا
تدعوا مع اللہ احدا وانه لما قام عبد اللہ یدعوه کادوا یکونون علیه لبدا
قل انما ادعوا ربی ولا اشرك به احدا ترجمہ اور فرمایا اللہ
صاحب نے یعنے سورهٔ جن مین اور بیشک سجدے کے مکان اللہ ہی کے ہین سو نہ پکارو
ساتھ اللہ کے کسی کو اور یہ کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ اللہ کا کہ پکارے اوسکو تو لوگ
قریب ہین کہ ہو جاوین اوسپر ٹھٹھ کہہ کہ مین تو پکارتا ہون اپنے رب ہی کو اور نہین
شریک سمجھتا اوسکا کسیکو ف یعنے جب کوئی اللہ کا بندہ اپنے پاک دل سے اوسکو
پکارتا ہے تو بیوقوف لوگ یون سمجھنے لگتے ہین کہ یہ تو بڑا بزرگ ہو گیا یہ جسکو جو چاہے
سو دیوے جس سے جو چاہے چھین لے سو اس بات کی امید کرکے اوسپر ہجوم کرتے

ہین سو اوس بندی کو چاہیے کہ سچی بات بیان کردی کہ مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے
اور نفع و نقصان کی امید رکھنی اوسی سی چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سی کرنا شرک ہے اور شریک اور
شرک سی مین بیزار ہون سو جو کوئی یہ چاہے کہ یہ معاملہ مجھسے کرے اور مین اوس سے راضی ہون
یہ ہرگز ممکن نہین اس آیت سی معلوم ہوا کہ ادب سی کھڑا ہونا اور اوسکو پکارنا اور اوسکا
نام جپنا اونھین کامون مین سی ہے کہ اللہ صاحب نی خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہین
اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے وقال اللہ تعالی واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا و
علی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشہدوا منافع لہم ویذکروا اسم اللہ فی ایام
معلومات علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام فکلوا منہا واطعموا البائس الفقیر ثم
لیقضوا تفثہم ولیوفوا نذورہم ولیطوفوا بالبیت العتیق ترجمہ اور
فرمایا اللہ صاحب نے سورہ حج مین کہ خبر کردے لوگون مین حج کی کہ چلے
آوینگے تیرے پاس پیادے اور دبلے دبلے اونٹون پر کہ چلے آتے ہین دور
دور کے رستے سے کہ آپہنچین اپنی فائدونکی جگہون مین اور یاد کرین اللہ کا نام کئی ۴۴
معین دنون مین اوس چیز پر کہ دیا ہے انہی اونکو مواشی چوپایون مین سے سو کھاؤ
اونمین سے اور کھلاؤ بدحال محتاج کو پھر چاہیے کہ تمام کرین میل کچیل اپنا اور پوری
کرین منتین اپنی اور طواف کرین اس قدیم گھر کا ف یعنی اللہ صاحب نے اپنی تعظیم کے
لیے بعضی مکان ٹھہرائے ہین جیسے کعبہ اور عرفات اور مزدلفہ اور منا اور صفا اور مروہ اور
مقام ابراہیم اور ساری مسجد الحرام بلکہ سارا مکہ معظمہ بلکہ سارا حرم اور لوگونکے دلمین وہان کے
جانیکا شوق ڈال دیا ہے کہ ہر طرح سے خواہ سوار خواہ پیادہ دور دور سے قصد کرتے ہین اور
رنج اور تکلیف سفر کی اوٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہان پہونچتے ہین اور وہاں اوسکے نام پر
جانور ذبح کرتے ہین اور اپنی منتین ادا کرتے ہین اور اوسکا طواف کرتے ہین اور اپنے
مالک کی تعظیم جو دلمین بھر رہی ہے وہان جاکر خوب نکالتے ہین کوئی چوکھٹ کو چومتا ہے
کوئی دروازی کے سامنے دعا کر رہا ہے کوئی غلاف پکڑے ہوئے التجا کر رہا ہے کوئی اوسکے پاس
اعتکاف کی نیت سے بیٹھ کر رات دن اللہ کی یاد مین مشغول ہے کوئی ادب سے

کھڑا ہوا اوسکو دیکھ رہا ہی غرض اس قسم کی کام اللہ کی تعظیم کے کرتے ہین اور اللہ اونسی راضی ہی
اور اونکو دین دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہی سو اس قسم کے کام کسی اور کی تعظیم کو لیئے نکیا چاہیے
اور کسیکی قبر پر یا چلہ پر یا کسی کے تھان پر دور دور سی قصد کرنا اور سفر کی رنج و تکلیف اوٹھا کر
میلے کچیلے ہو کر وہان پہونچنا اور وہان جا کر جانور چڑہانی اور منتین پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف
کرنا اور اوسکی گرد و پیش کی جنگل کا ادب کرنا یعنی وہان شکار نکرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ
اوکھاڑنا اور اس قسم کی کام کرنی اور اونسے کچھ دین و دنیا کے فائدہ کی توقع رکھنی یہ سب
شرک کی باتین ہین انسی بچنا چاہیی کیونکہ یہ معاملہ خالق ہی سے کیا چاہیی کسی مخلوق کی یہ شان
نہین کہ اوس سے یہ معاملہ کیجیی قال اللہ تعالیٰ او فسقا اھل لغیر اللہ بہ ترجمہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نی سورۂ انعام مین یا گناہ کی چیز کہ مشہور کی گئی ہو اللہ کی سوا اور کی طرف
یعنی جیسا سور اور لوہو اور مردار ناپاک حرام ہی ایسا ہی وہ جانور بھی ناپاک اور حرام ہی کہ خود گناہ
کی صورت بن رہا ہی کہ اللہ کی سوا اور کسی کا ٹھہرایا اس آیت سی معلوم ہوا کہ جانور کسی مخلوق کے
نام کا نہ ٹھہرائیی اور وہ جانور حرام ہی اور ناپاک اس آیت مین کچھ اس بات کا مذکور نہین کہ
اوس جانور کی ذبح کرنی کی وقت کسی مخلوق کا نام لیجیی جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہی کہ
کسی مخلوق کی نام پر جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گاو ستیا احمد کبیر کی ہی یا یہ بکرا شیخ سدو
کا ہی سو وہ حرام ہو جاتا ہی پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کی نام کا کر دیجیی ولی کا یا
نبی کا باپ کا یا دادی کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہی اور ناپاک اور کرنی والے پر شرک ثابت
ہو جاتا ہی وقال اللہ تعالیٰ یصاحبی السجن ء ارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار
ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم و آباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطان
ان الحکم الا للہ امر ان لا تعبدوا الا ایاہ ذالک الدین القیم و لکن
اکثر الناس لا یعلمون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے لکھیی سورہ
یوسف مین کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ مین اور قیدیون سے کہا ای رفیقون
قید خانہ کی کیا کئی مالک جدی جدی بہتر ہین یا اللہ اکیلا زبردست نہین مانتے ہو تم کسی کو
اوسکی مگر کئی ناموں کو کہ ٹھہرائی ہین تم نی اور تمھاری باپ دادون نی نہین اوتاری اللہ نی اونکی

کچھ سند نہیں حکم کسی کا سواے اللہ کے اوسنے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسیکو اوسکے سوا مت مانو یہی ہے دین
مضبوط مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ف یعنی اول تو غلام کو کئی مالک ہونی بہت نقصان کرتا ہے
بلکہ ایک مالک زبردست چاہیے کہ سب مرادین اوسکی پوری کر دے اور سب کاروبار اوسکی بنا دے
اور دوسرے یہ کہ اون مالکونکی کچھ حقیقت بھی نہیں وہ کچھ چیز اصل مین نہین ہین بلکہ آپ ہی لوگ خیال
باندھ لیتے ہین کہ مینہ برسانا کسی اور کے اختیار مین ہے اور داتا اوگانا کسی اور کی اور یا اولاد کوئی اور
دیتا ہے اور تندرستی کوئی اور پھر آپ ہی اونکے نام ٹھہرا لیتے ہین فلانی کام کے مختار کا نام یہ اور فلانے
کا یہ پھر آپ ہی اونکو مانتے ہین اور اون کامونکے وقت پکارتے ہین پھر اسیطرح ایک مدت مین یہ رسم جاری
ہو جاتی ہین حالانکہ وہ سب محض انکے غلط خیالات ہین پیچھا اونکی حقیقت نہین وہان نہ اللہ
کے سواے کوئی ہے اور نہ کسی کا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہے تو اوسکو کسی کاروبار مین کچھ دخل نہین
سب خیال ہی خیال ہے اسنا سے کا کوئی شخص وہان مالک و مختار نہین جیسے ان کامونکا مختار ہے اور وہ
نام اللہ ہی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی نہین ہے جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی ہے وہ کسی چیز کا
مختار نہین ہے ایسا شخص کہ اوسکا نام محمد یا علی ہو اور اوسکے اختیار مین عالم کا سب کاروبار ہو ایسا حقیقت
مین کوئی شخص نہین بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اس قسم کے خیالات باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہین دیا اور
کسی کا حکم اوسکے مقابل معتبر نہین بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو ایسے خیالات باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ
اوسکے کہنے سے ان باتونکا اعتبار ہو سکے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلیے اور کسی کا حکم اوسکے مقابل ہرگز
نہ مانیے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہین چلتے بلکہ اپنے پیرونکی رسمونکو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہین اس آیت سے معلوم
ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اوسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہین باتون مین سے ہے کہ خاص اللہ نے
اپنی تعظیم کیواسطے ٹھہرائی ہین پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اوس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے
اللہ کے حکم سو پہنچنے کی راہ بندون تک رسول ہی کا خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا غوث و قطب
کی یا مولوی و مشایخ کی یا باپ دادونکی یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری یا پنڈت کی باتکو اور اونکی راہ
و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت حدیث کے مقابل مین اپنے پیر و اوستاد کی قول کی سند پکڑے
یا خود پیغمبر ہی کو یون سمجھے کہ شرع اونہین کا حکم ہے اونکا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے
اور وہی بات اونکی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتونسے شرک ثابت ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر

بر دینے والا ہی پھر جو کسیکی بات اوسکی خبر کے موافق ہو تو مانیے اور جو موافق نہو تو نہ مانیے اخرج الترمذی عن معاویة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا معاویہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کیطرح کھڑے رہیں لوگ اوسکے روبرو سو ٹھہرا لیوے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں ف یعنی جو شخص چاہے کہ اوسکے روبرو لوگ ہاتھ باندھکر ادب سے کھڑے رہیں نہ ہلیں نہ بولیں نہ ادھر اودھر دیکھیں بلکہ تصویر کی طرح بنجاویں سو وہ شخص دوزخی ہے کیونکہ وہ شخص خدائی کا دعویٰ رکھتا ہے جو تعظیم کہ اللہ کی خاص ہے کہ اوسکے بندے اوسکے روبرو نماز میں ہاتھ باندھکر ادب سے کھڑے ہوتے ہیں سو وہ ہی اپنے لیے چاہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسیکی محض تعظیم کیواسطے اوسکے روبرو ادب سے کھڑے رہنا اور تعین کا ہو رہنا یہ ہی کہ اللہ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائی ہیں سو اور کسیکے لیے نہ کیا چاہیے

اخرج الترمذی عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الفتن میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ثوبان نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں آویگی قیامت یہانتک کہ مل جاویں کتنی قومیں میری امت میں سے مشرکوں میں اور یہانتک کہ پوجنے لگینگے کئی قومیں میری امت میں سے بتوں کو ف یعنی شرک دو طرح ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کسیکی نام کی صورت بنا کر پوجے اوسکو عربی زبان میں صنم کہتے ہیں اور دوسرے یہ کہ کسی تھان کو یا نشانی کو یعنی کسی مکان کو یا درخت کو یا کسی پتھر کو یا لکڑی کو یا کاغذ کو کسیکے نام کا ٹھہرا کر پوجے اوسکو زبان عربی میں وثن کہتے ہیں سو اسمیں داخل ہے قبر اور کسی کا چلہ اور لحد اور کسیکے نام کی چھڑی اور تعزیہ اور علم اور شدہ اور امام قاسم کی اور پیر دستگیر کی مہندی اور امام کا چبوترہ اور اوستادوں اور پیروں کے بیٹھنے کی جگہ کہ لوگ اوسکی تعظیم کرتے ہیں اور وہاں جا کر نذریں چڑھاتے اور منتیں مانتے ہیں اور اسیطرح شہید کے نام کا طاق اور نشان اور توپ کہ اسکو بکرا چڑھاتے ہیں اور اوسکی قسم کھاتے ہیں اور اسیطرح بعضے مکان مرضوں کے نام سے مشہور کر دیتے ہیں جیسے سیتلا کا تھان یا مسانی کا یا کالی کا یا کالکا کا یا ہنومان کا غرض کہ یہ سب وثن ہیں سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ مسلمان بھی قیامت کے نزدیک مشرک ہو جاوینگے اور انکا شرک اسی قسم کا ہوگا کہ ایسی چیزوں کو مانینگے بخلاف

اور مشرکونکی کہ جیسی ہندو یا مشرکین عرب کہ اکثر صنم پرست ہین یعنی مورتونکو مانتی ہین معبود ونو شترکہ ہین
اللہ سی پھری ہوی رسول کی دشمن اخرج مسلم عن ابی الطفیل ان علیا رضی اللہ عنہ اخرج صحیفۃ
فیہا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ترجمہ مشکوۃ کتاب الصید والذبایح مین لکھا ہی کہ مسلم نی ذکر کیا کہ ابو الطفیل
نی نقل کیا کہ حضرت علی نی ایک کتاب نکالی کہ اوسمین یون لکھا تھا کہ لعنت کری اللہ نی اوس شخص کو کہ
ذبح کری واسطی غیر اللہ کی ف یعنی جو کوئی کہ اللہ کی سوا کسی اور کی نام کا کوئی جانور کری سو وہ ملعون ہے
حضرت علی نی ایک کتاب مین لکھی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھ رکھی تھین سو اوسمین یہ بات
کی یہ بھی ہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کسی کی نام پر جانور کرنا یہ بھی انھین کامو مین سی ہی کہ اللہ نی خاص
اپنی تعظیم کی لئی ٹھہرائی ہین اوسی کی نام پر کرنا چاہیی اور کسی کی نام پر کرنا شرک ہی اخرج مسلم عن عایشۃ
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا یذہب اللیل والنہار حتی یعبد اللات
والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ہو الذی ارسل رسولہ
بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذالک تاما قال
انہ سیکون من ذالک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی من کان فی
قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین
آبائہم ترجمہ مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مین
لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا حضرت عایشہ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین تمام ہوویگا رات اور دن یعنی قیامت نہ آویگی
یہانتک کہ پوجین لات وعزی کو سو کہا مین نے یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک مین جانتی تھی
جب وتاری تھی اللہ نی یہ آیت ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی الخ کہ بیشک یون ہی رہیگا آخر تک فرمایا
کہ بیشک ہوگا اسیطرح جبتک چاہیگا اللہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باو اچھی سو جان نکال لیگی جسکی دل مین ہوگا
ایک رائی کی دانہ بھر ایمان سو رہجاوینگی وہی لوگ کہ جنمین کچھ بھلائی نہین سو پھر جاوینگی اپنی باپ دادونکی
کی دین پر ف یعنی اللہ صاحب نی فرمایا ہی سورہ براۃ مین کہ اللہ نی اپنی رسول کو بھیجا ہی ہدایت اور
سچا دین دیکر اوسکو غالب کری سب دینون پر اگرچہ مشرک لوگ بہتیرا ہی برا مانین سو حضرت
عائشہ نے اس آیت سی سمجھا کہ اس سچی دین کا زور قیامت تک رہیگا سو حضرت نی فرمایا کہ اوسکا زور

مقرر ہوگا جبتک اللہ چاہیگا پھر اللہ آپ ہی ایک ایسی باؤ بھیجیگا کہ سب اچھے بندے کہ جنکے دلمین تھوڑا سا
بھی ایمان ہوگا مر جاوینگے اور وہی لوگ رہجاوینگے کہ جنمین کچھ بھلائی نہین یعنی نہ اللہ کی تعظیم
نہ رسول کی راہ پر چلنے کا شوق بلکہ باپ دادونکی رسمونکی سند پکڑنے لگین گے سو اسیطرح سے
شرک مین پڑجاوینگے کیونکہ اکثر پرانے باپ دادے جاہل مشرک گذرے ہین جو کوئی اونکی راہ و
رسم کی سند پکڑے آپ ہی شرک ہوجاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ مین قدیم
شرک بھی رائج ہوگا سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانے کی موافق ہوا یعنی جیسا مسلمان اگلے نبی اور
ولی امام و شہیدونکی ساتھ معاملہ شرک کا کرتے ہین اسیطرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے اور کافرونکی بتونکو
بھی مانتے ہین اور اونکی رسمون پر چلتے ہین جیسا برہمن سے پوچھنا شگون لینا ساعت ماننا سیتلا
مسانی پوجنا ہنومان لونا چاری کلوا پیر کی دوہائی دینی ہولی دوالی کا تہوار کرنا نوروز مہرجان کی
خوشی کرنی قمر در عقرب تحت الشعاع کا اعتبار کرنا کہ یہ سب رسمین ہنود و مجوس کی مین کہ مسلمانوں
مین رواج پاگئی ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانونمین شرک کی راہ اسیطرح کھلے گی
کہ قرآن و حدیث چھوڑ کر باپ دادونکی رسمونکی پیچھے پڑینگے اخرج مسلم عن عبد اللہ بن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخرج الدجال فیبعث اللہ عیسی بن مریم
فیطلبہ فیھلکہ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض
احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان الا قبضتہ فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر
واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لہم الشیطان
فیقول الا تستجیبون فیقولون فما تامرنا فیامرہم بعبادۃ الاوثان وہم
فی ذالک دار رزقہم حسن عیشہم ترجمہ مشکوٰۃ کے باب لا تقوم الساعۃ
الا علی شرار الناس مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلے گا دجال سو بھیجے گا اللہ عیسی
بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈے گا اوسکو پھر تباہ کردیگا اوسکو پھر بھیجے گا
اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کیطرف سے سو باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اوسکی دلمین ذرہ بھر
ایمان ہوگا کہ مار ڈالے گی اوسکو پھر باقی رہجاوینگے بڑے برے لوگ بیوقوفی مین جیسے جانور پرندہ

اور بھلائی کی فکر مین نہ اچھی سمجھتی مین کیسی اچھی بات کو نہ بُری سمجھتی ہین کیسی بُری بات کو پھر بعضیں
بدل کر آویگا اون اون پاس شیطان سو کہیگا کیا تمکو کچھ شرم نہیں آتی سو کہینگے تو کیا بتاتا ہی ہمکو سو
بتاویگا اونکو پوجنا بتونکا اور اونکی اوسمین چلی آوے گی روزی اچھی طرح گذرے گی زندگی ف
یعنی آخر زمانہ مین ایمان دار لوگ مرجاوینگے اور محض بیوقوف لوگ رہ جاوینگے کہ بات دن پرائے
مال کھا جانے کی فکر مین ہین نہ بھلا سمجھین نہ بُرا پھر شیطان بتاویگا کہ محض بے دین ہو جانا بڑی
شرم کی بات ہی سو دین کا شوق ہوگا مگر اللہ و رسول کے کلام پر نہ چلینگے بلکہ اپنی عقل سے دین کی
راہین نکالینگے سو شرک مین پڑ جاوینگے اور اوس حالت مین بھی اونکو روزی کی کشایش اور زندگی کا
آرام مل جاویگا وہ اس سبب سے اور زیادہ شرک مین پڑینگے کہ جون جون ہم اونکو مانتے ہین وون وون
مرادین ملتی ہین سو اللہ کی مکر سے ڈرنا چاہیے کہ بعضی وقت بندہ شرک مین پڑا ہوتا ہی اور اوسکی
غیر سے مرادین مانگتا ہی اور اللہ اوسکی بھلائی کو اوسکی مرادین پوری کرتا ہی اور وہ یون سمجھتا ہے
کہ مین سچی راہ پر ہون سو مراد ملنی نہ ملنی کا کچھ اعتبار نکیجیے اور سچا دین توحید کا اسلیے نہ چھوڑ دیجیے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کتنا ہی گنا ہون مین ڈوب جاوی اور محض حیوان ہی بن جاوے اور پرایا
مال کھا جانی مین کچھ قصور نکری اور کچھ بھلائی برائی کا امتیاز نکری مگر تو بھی شرک کرنے سے
اور اللہ کی سوا اور کسیکو ماننے سے بہتر ہی کیونکہ شیطان وہ باتین چھوڑا کر یہ بات سکھاتا ہے

واخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ
حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ
الا علی شرار الناس مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابو ہریرہ نے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں آنیکی قیامت یہانتک کہ ہلین سرین دوس کی عورتین
گرد ذی الخلصۃ کے ف یعنی دوس نام ہی عرب کی ایک قوم کا اونمین ایک بت تھا اوسکا نام ذی الخلصہ تھا
وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین برباد ہو گیا تھا مگر فرمایا کہ قیامت کے نزدیک اوسکو پھر لوگ ماننے لگین گے
اور عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی سو اونکی سرین ہلتی آپکو نظر آئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ
کے گھر کے سوا اور کسی کا طواف کرنا شرک کی بات ہی اور کافرون کی رسم ہی یہ ہرگز نہ کیا چاہیے

الفصل الخامس فی ذکر رد الاشراک فی العادات ترجمہ فصل پانچویں اشراک فی العادات

کی برائی کے بیان مین ف یعنی اس فصل مین اون آیتوں اور حدیثون کا مذکور ہی کہ جس سے یہ بات
ثابت ہوتی ہی کہ آدمی اپنی دنیا کی کاموں مین جیسا معاملہ اللہ سے رکھتا ہی کہ اوسکی تعظیم طرح طرح سے
کرتا رہتا ہی ویسا ہی معاملہ اور کسی سے نکرے قال اللہ تبارک وتعالی ان یدعون من دونہ الا
اناثا و ان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا
مفروضا ولاضلنہم ولامنینہم ولآمرنہم فلیبتکن آذان الانعام ولآمرنہم
فلیغیرن خلق اللہ ط ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون اللہ فقد
خسر خسرانا مبینا یعدہم ویمنیہم ط وما یعدہم الشیطان الا غرورا اولئک ماواہم جہنم
ولا یجدون عنہا محیصا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نسا مین
کہ نہین پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتونکو اور نہین پکارتے ہین مگر شیطان سرکش
کو کہ لعنت کی اوسکو اللہ نے اور اوسنے کہا کہ بیشک مین الگ نکال لونگا تیرے بندون مین سے ایک حصہ
اور بیشک بے راہ کرونگا اونکو اور خیالات مین ڈالونگا اونکو سو کاٹین گے جانورونکے کان اور بیشک سکھاؤنگا
مین اونکو سو بدل ڈالینگے صورت بنائی ہوئی اللہ کی اور جسنے ٹھہرایا شیطان کو حمایتی اللہ کو چھوڑکر
سو بیشک صریح ٹوٹی مین پڑا کہ وعدہ دیتا ہی اونکو اور خیالات مین ڈالتا ہی اونکو اور وعدہ جو دیتا ہی اونکو
شیطان سو محض دغا ہی اون لوگونکا ٹھکانا دوزخ ہی اور نہ پاوینگے اوس سے چھٹکارا ف یعنی اللہ کے سوا
جو اور لوگون کو پکارتے ہین سو اپنے خیالمین عورتونکا تصور باندھتے ہین پھر کوئی حضرت بی بی کا نام ٹھہرالیتا
کوئی بی بی آسیہ کوئی بی بی اوتاولی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سیتلا اور مسانی و کالی وغیرہ
ایسی ہی خیالات باندھتے ہین اور وہان حقیقت مین نہ کوئی عورت ہی نہ کوئی مرد محض اپنا خیال ہی اور
شیطان کا وسواس اور یہ جو کبھی سر پر چڑھکر بولتا ہی اور کبھی کوئی کرشمہ دکھا دیتا ہی سو وہ شیطان ہی
سو سب اونکی نذر و نیاز اور وسیکو پہونچتی ہین سو اپنے خیال مین تو عورتونکو دیتے ہین اور حقیقت مین
شیطان لیلیتا ہی اور اونکو اوس سے کچھ فائدہ نہین نہ دین کا نہ دنیا کا کیونکہ شیطان اللہ کی
درگاہ سے راندہ ہوا ہی سو اوس سے دین کا تو کیا فائدہ ہوتا ہی اور انسان کا دشمن اونکا کب بھلا
چاہی بلکہ وہ تو اللہ کے روبرو کہہ چکا ہی کہ بہت سارے تیرے بندونکو اپنا بندہ بناؤنگا اور اونکو گمراہ کرونگا
کہ اپنے خیالات کو مانینگے اور جانور میرے نام کے ٹھہراوینگے اور اونپر میری نیاز کا نشان

کرینگے جیسے جانور کا کان چیرنا یا کان کاٹنا یا اوسکے گلے مین ناڑا ڈالنا یا ماتھے پر مہندی لگانی منہ پر
سہرا باندھنا سنہ کے اندر پیسا رکھنا غرضکہ جو کچھ کہ کسی جانور پر نشان کر دیجیے اس بات کا کہ یہ فلانیکی
نیاز ہی وہ سب اسمین داخل ہی اور یہ بھی شیطان نے کہا ہی کہ اونکو مین سکھاؤنگا کہ اللہ کی صورت
بنائی ہوئی بدل لینگے یعنی جیسی اللہ نے ہر آدمی کی صورت بنا دی ہی اوسکو بدل ڈالینگے کوئی کسی کے
نام کی چوٹی رکھیگا کوئی کسی کے نام پر ناک کان چھیدیگا کوئی داڑھی منڈا کر خوبصورتی دکھاویگا
کوئی چاہا بروکی صفائی وکیر فقیری جتاویگا یہ سب شیطان کی وسواس ہین اور اللہ و رسول کے خلاف ہو
جسنے اللہ سے کریم کو چھوڑ کر شیطان سے دشمن کی راہ پکڑی سو صریح ٹوٹا کھایا کیونکہ شیطان اول تو
دشمن دوسرے سوای وسواس ڈالنیکے کچھ قدرت بھی نہین رکھتا سو وہ یہی کرتا ہی کہ کچھ وعدہ جھوٹی دیتا ہے
کہ فلانی کو مانوگی تو یہ ہوگا اور فلانی کو مانوگی تو یون ہوگا اور دور دور کی آرزوئین جتاتا ہے کہ
اتنے روپیے ہو وین تو ایسا باغ ہو اور محل تیار ہو سو وہ ہاتھ نہین لگتے سو آدمی پھر کر اللہ
کی راہ بھول جاتا ہی اور ونکی طرف دوڑنی لگتا ہی اور ہوتا وہی ہی جو اللہ نے تقدیر مین لکھا ہے
یہ کسی کے ماننے نہ ماننے سے کچھ نہین ہوتا بلکہ یہ سب شیطان کا وسواس ہے اور اوسکی دغابازی
اور آخر انجام ان باتونکا یہی ہے کہ آدمی اللہ سے پھر جاتا ہی اور شرک مین گرفتار ہو جاتا ہے
اور اصل دوزخ مین پہنچتا ہی اور ایسا شیطان کے جال مین پھنس جاتا ہی کہ ہزار ہی چاہی کہ چھوٹی پر ہرگز
نہین چھوٹ سکتا وقال اللہ تعالی ہو الذی خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا
زوجہا لیسکن الیہا فلما تغشاہا حملت حملا خفیفا فمرت بہ فلما اثقلت
دعوا اللہ ربہما لئن آتیتنا صالحا لنکونن من الشاکرین فلما آتاہما صالحا
جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما فتعالی اللہ عما یشرکون ترجمہ اور کہا اللہ تعالے
نے یعنی سورۂ اعراف مین کہ اللہ وہ ہے کہ جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور
بنایا اوسی سے جوڑا اوسکا کہ چین پاوی اوس سے پھر جب اوسنے ڈھانپ لیا اوسکو
پیٹ رہگیا اوسکو ہلکا سا پھر لئے پھری اوسیطرح پھر جب بوجھل ہوئی تو دونو پکارنی لگے اپنا مالک اللہ کو
کہ اگر تو ہمکو اچھا بچہ بخشیگا تو ہم تیرا حق مانینگے پھر جب اوسنے دیا اونکو اچھا بچہ ٹھہرانے لگے
اوسکے شریک دیے چیز مین کہ اوسنے دیا اونکو سو بہت برتر ہے اللہ اونکی شریک بتانے سے

ف یعنی اول بھی انسانکو اللہ ہی نے پیدا کیا اور اوسی نے جورو بھی دی اور خاوند جورو مین الفت دی اور جب اولاد کی امید ہوتی ہی تو اوسیکو پکارتے ہین اور وعدہ کرتے ہین جو اولاد اچھی بھی ہووے تو اللہ کا بہت حق مانین پھر جب وہ اولاد بخشتا ہی تو اور ونکو ماننے لگتے ہین اور اونکی نذر و نیاز مین کرتے ہین کوئی کسی کی قبر پر لیجاتا ہی کوئی کسی کے تھان پر کوئی کسی کی چوٹی رکھتا ہی کوئی کسی کی بدھی پہناتا ہی کوئی کسی کی بیڑی ڈالتا ہی کوئی کسی کا فقیر بناتا ہے کوئی نام رکھتا ہی نبی بخش کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی امام بخش کوئی پیر بخش کوئی سیتلا بخش کوئی گنگا بخش سو اللہ تو کچھ اونکی نذر و نیاز کی پرواہ نہیں رکھتا وہ تو بہت بڑا بے پرواہ ہے مگر وہ آپ ہی مردود ہو جاتے ہین

وقال اللہ تعالیٰ وجعلوا للہ مما ذرا من الحرث والانعام نصیبا فقالوا ھذا للہ بزعمھم وھذا لشرکائنا فما کان لشرکائھم فلا یصل الی اللہ وما کان للہ فھو یصل الی شرکائھم ساء ما یحکمون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے بیچ سورۂ انعام مین کہ لوگ ٹھہراتے ہین اللہ کا اوس چیز مین سے کہ اوسنے پیدا کیا ہی کھیتی اور مواشی سے ایک حصہ سو کہتے ہین اپنے خیال مین کہ یہ اللہ کا ہی اور یہ ہمارے شریکون کا سو جو ٹھہرایا اون شریکونکا وہ نہ ملجاوے اللہ کیطرف اور جو ٹھہرایا اللہ کا وہ ملجاوے اور شریکونکی طرف بہت برا حکم کرتے ہین ف یعنی سب کھیتی اور مواشی اللہ نے پیدا کی ہین اور کسی نے نہین کی پھر اوسمین سے جسطرح اوسکی نیاز نکالتے ہین اسیطرح اور ونکی بھی نیاز کرتے ہین بلکہ اور ونکی نیاز کی جتنی احتیاط اور ادب کرتے ہین اوسکی اتنی نہین کرتے

وقال اللہ تعالیٰ وقالوا ھذہ انعام وحرث حجر لا یطعمھا الا من نشاء بزعمھم وانعام حرمت ظھورھا وانعام لا یذکرون اسم اللہ علیھا افتراء علیہ سیجزیھم بما کانوا یفترون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے بیچ سورۂ انعام مین کہ کہتے ہین یہ مواشی اور کھیتی اچھوتی ہے کہ نکھاوے اوسکو مگر وہی کہ چاہین ہم اوسکو محض اپنے خیال سے اور بعضے مواشی ہین کہ منع ہی سواری اوسکی اور بعضے ہین کہ نہین مذکور کرتے اللہ کا نام اوسپر یہ سب جھوٹ باندھا ہی اللہ پر سو وہ سزا دیوے گا اونکو بدلے جھوٹ باندھنے کے ف یعنی لوگ محض اپنے خیال سے ٹھہرالیتے ہین کہ فلانی چیز اچھوتی ہی اوسکو فلانا کھاوے اور فلانا نہ کھاوے

اور بعضے جانوروں پر لادنے سے اور سواری سے منع کرتے ہیں کہ یہ فلانے کی نیاز کا ہے اسکا ادب کیا چاہیے اور بعضے
جانوروں کو اللہ کے نام کا نہیں ٹھہراتے بلکہ اور کسی کے نام کا بتاتے ہیں اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے
اللہ خوش ہوتا ہے اور مرادیں دیتا ہے سو یہ سب جھوٹ ہے اسکی سزا پاویں گے وقال اللہ تعالیٰ ما جعل

اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام ولکن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب
واکثرہم لا یعقلون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ میں نہیں ٹھہرایا اللہ نے
کوئی بحیرہ اور نہ کوئی سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی لیکن کافر لوگ باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور اکثر وہ سمجھ
نہیں رکھتے ف یعنی جو جانور کسیکے نام کا ٹھہراتے تھے اوسکا کان پھاڑ دیتے تھے اوسکو بحیرہ کہتے تھے اور جو سانڈھ کر دیتے
اوسکو سائبہ کہتے تھے اور جو کسی کی منت مانتے کہ فلانے جانور کا بچہ اگر نر ہووے تو ہم اوسی کی نیاز کریں پھر اگر جوڑا
نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے کہ مادہ کی ساتھ ملکر وہ بھی نیاز نہ ٹھہرا اوس مادہ کو وصیلہ کہتے تھے اور
جس جانور کی پشت سے دس بچے ہو لیتے اوسپر لادنا اور چڑھنا موقوف کر دیتے اوسکو حامی کہتے تھے سو فرمایا کہ یہ سب
باتیں اللہ نے نہیں فرمائیں یہ اونھوں نے اپنی تجویز سے باندھ لی ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ
کوئی جانور کسی کے نام کا ٹھہرا رکھنا اور کچھ اوسکا نشان اوسپر لگا دینا اور یہ معین کرنا کہ فلانے کی نیاز کی گائے
ہی ہوتی ہے اور فلانے کی بکری ہے اور فلانے کی مرغی یہ سب باتیں تجویز کی ہیں اور خلاف اللہ کے حکم کے

وقال اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ہذا حلال وہذا حرام لتفتروا علی اللہ

الکذب ط ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے
یعنی سورہ نحل میں کہ نہ کہو جھوٹی باتیں کہ بیان کرتی ہیں تمہاری زبانیں کہ یہ کیا چاہیے اور یہ نہ کیا چاہیے کہ
باندھتے ہو اللہ پر جھوٹ بیشک جو لوگ باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ وہ مراد نہیں پاتے ف یعنی اپنی طرف سے
جھوٹ مت ٹھہرالو کہ فلانا کام کیجیو اور فلانا کام نہ کیجیو کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان
ہے سو اسمیں اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور یہ خیال باندھنا کہ فلانے کام کو یوں کیجیے تو مرادیں ملتی ہیں اور
نہیں تو کچھ خلل ہو جاتا ہے سو یہ خیال غلط ہے کیونکہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو کبھی مراد نہیں ملتی اس آیت سے
معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ محرم کے مہینے میں پان نہ کھایا چاہیے لال کپڑا نہ پہنئے حضرت بی بی کی
صحنک مرد نہ کھاویں اور جب اونکی نیاز کیجیے تو اوسمیں فلانی فلانی ترکاریاں ہوں اور مسی اور مہندی
ہو اور اوسکو لونڈی نہ کھاوے اور جس عورت نے دوسرا خاوند کیا ہے وہ بھی نہ کھاوے اور جو نیچ قوم میں ہے یا بدکار وہ بھی

لکھا دی اور شاہ عبد الحق کا توشہ حلوا ہی ہوتا ہی اور اوسکو اس احتیاط سے بناتی اور حقہ پینے والی کو نہ دیکھی اور
شاہ مدار کی نیاز مالیدہ ہی چڑھتا ہی اور بو علی قلندر کی سہنی اور اصحاب کہف کی گوشت روٹی اور
بیاہ مین فلانی فلانی رسمین ضرور ہین اور موت مین فلانی فلانی اور منت کی بعد نہ آپ شادی کیجیے نہ کسی کی
شادی مین آپ بیٹھیے نہ اچار ڈالیے اور فلانی لوگ نیلا کپڑا نہ پہنین اور فلانی لال سوہی نہ پہنین
سو سب جھوٹی ہین اور شرک مین گرفتار اور اللہ کی حکومت کی شان مین اپنا دخل کرتے ہین
کہ ایک شرع اپنی جاری قائم کرتے ہین اخرج الشیخان عن زید بن خالد الجہنی قال صلی اللہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلواۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء کانت من اللیل
فلما انصرف اقبل علی الناس فقال ہل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ
اعلم قال قال اصبح من عبادی مومن بی وکافر بی فاما من قال مطرنا بفضل اللہ
ورحمتہ فذالک مومن بی وکافر بالکواکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذالک
کافر بی ومومن بالکواکب ترجمہ اور مشکوۃ کی باب الکہانت مین لکھا ہی کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ زید بن
خالد نے نقل کیا کہ نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کی حدیبیہ مین پیچھے مینہ کی کہ رات کو
برسا تھا پھر جب پڑھ کی بیٹھے متوجہ ہوئے لوگونکی طرف پھر فرمایا کہ جانتے ہو تم کیا فرمایا تمھاری رب نے
لوگون نے کہا کہ اللہ ورسول ہی خوب جانتا ہی کہا کہ فرمایا کہ آج فجر کو ہوگئی بعضے بندے میری مومن
اور بعضی کافر سو جسنے کہا کہ ہمکو مینہ ملا اللہ کی فضل سے اور اوسکی رحمت سے سو وہ مجھپر یقین لایا
اور ستارونکا منکر ہوا اور جسنے کہا کہ ہمکو مینہ ملا فلانی فلانی نچھتر سے سو وہ میرا منکر ہوا
اور ستارون پر یقین لایا ف یعنی جو کوئی عالم کے کاروبار کو ستارونکی تاثیر سے
سمجھتا ہے سو اوسکو اللہ صاحب اپنے منکرون مین جانتا ہے اور ستارہ پوجنے والون
شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کا کارخانہ اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے سو
اوسکو اللہ بھی اپنے مقبول بندون مین گن لیتا ہے اور ستارہ پرستون سے نکال
لیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک وبد ساعت کا ماننا اور اچھے بری تاریخ
اور دنکا پوچھنا اور نجومی کے کہنے پر یقین کرنا شرک کی باتین ہین کہ سب نجوم سے
علاقہ رکھتی ہین اور نجوم کو ماننا ستارہ پرستونکا کام ہی اخرج رزین عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس
شعبۃ من السحر المنجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر ترجمہ مشکوۃ کے
باب الکہانت میں لکھا ہے کہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سیکھی کوئی بات علم نجوم کی سوائے اوسکے کہ بیان کی ہے اللہ نے تو سیکھی اوسنے
ایک ٹکڑا جادو کی نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے ف یعنی اللہ تعالی نے اپنے
کلام پاک میں ستاروں کا بھی مذکور کیا ہے کہ اونمیں اللہ کی قدرت معلوم ہوتی ہے اور اوسکی حکمت
اور اونسے آسمانوں کی خوبصورتی ہے اور شیطانوں کو اونسے مار کر بھگاتے ہیں یہ بات نہیں ذکر کی
کہ کچھ جہان کے کارخانہ میں اونکو دخل ہے اور دنیا میں بھلائی برائی اونکی تاثیر سے ہوتی ہے سو نجومی
وہ پہلی بات چھوڑ کر اس دوسری بات کی تحقیق کے پیچھے پڑے ہیں اور اوس سے معلوم کرکے غیب کی باتیں
بتایا کرتے ہیں سو جیسا برہمن جنوں سے پوچھ پوچھ کر غیب کی باتیں بتلاتا ہے کہ جسکو عربی زبان میں
کاہن کہتے ہیں یہ بھی اوسیطرح سے نجوم سے معلوم کرکے غیب کی باتیں بتلاتا ہے تو گویا نجومی اور
کاہن کی ایک ہی راہ ہے اور کاہن تو جادوگروں کی طرح جنوں سے دوستی کرتا ہے اور اونسے دوستی
اسیطرح پیدا ہوتی ہے کہ اونکو مانے اور پکارے اور بھوگ دیجیے سو یہ کفر کی بات ہے سو نجومی اور
کاہن اور ساحر کفر کی راہیں چلتے ہیں اخرج مسلم عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اتی عرافا فسالہ عن شیء لا تقبل صلوتہ
اربعین یوما ترجمہ مشکوۃ کے باب الکہانت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ
بی بی حفصہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جاوے
کسی خبریں بتانیوالے پاس پھر پوچھے اوس سے کچھ تو نہیں قبول ہوتی اوسکی نماز چالیس دن
ف یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوی رکھتا ہے اوس پاس جو کوئی جاکر پوچھے
تو اوسکی عبادت چالیس دن تک مقبول نہیں ہوتی کیونکہ اوس نے شرک کی بات کی اور
شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے
اور نامہ نکالنیوالے اور کشف اور استخارہ کا دعوی کرنیوالے اسمیں داخل ہیں اخرج ابوداود عن قبیصۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت ترجمہ

مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قبیصہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شگون لینے کی لیے جانور اڑانی اور فال نکالنے کی لیے کچھ ڈالنا اور کسیطرحکا شگون
لینا کفر کی رسمون سے ہی اخرج ابو داود عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال الطیرۃ شرک الطیرۃ شرک **ترجمہ** مشکوۃ کی باب الفال
والطیرہ مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ شگون لینا شرک ہی شگون لینا شرک ہے شگون لینا شرک ہی **ف** یعنی عرب کے
لوگون مین شگون لینے کا بہت رواج تھا اور اوسکا بڑا اعتقاد تھا اسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی
بار فرمایا کہ یہ شرک کی بات ہی تا کہ لوگ اس عادت کو چھوڑ دین اخرج ابو داود عن سعد بن مالک ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا ہامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ
فی شیء ففی الدار والفرس والمراۃ **ترجمہ** مشکوۃ کی باب الفال والطیرہ مین
لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ سعد بن مالک نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ نہین ہی ہامہ اور نہ کسی کا کسیکو مرض لگتا ہی اور نہ کسی چیز مین نامبارکی ہے اور جو
کچھ نامبارکی کسی چیز مین ہو گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین ہو **ف** یعنی عرب کے
جاہلون مین مشہور تھا کہ جو کوئی مارا جاوے اور اوسکا کوئی بدلہ نہ لیوے تو اوسکی سر کی
کھوپری مین سی ایک الو نکل کر فریاد کرتا پھرتا ہی اوسکو ہامہ کہتی تھے سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ کہی کہ آدمی مر کر کسی جانور کی صورت مین
بن آتا ہی سو وہ جھوٹا ہی اور یہ بھی اونمین مین مشہور تھا کہ بعضی مرض جیسے خارش یا جذام ایک سے
دوسری کو لگ جاتا ہی سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون مین دستور ہے کہ
جس لڑکے کو چیچک نکلی اوس سے پرہیز کرتے ہین اور اور لڑکون کو اوسکی پاس نہین جانی دیتے کہ
کہین اوسکی بھی نہ نکل آوی یہ کفر کی رسم ہی اسکو نہ ماننا چاہیے اور یہ بھی اونمین مشہور تھا کہ فلانا
کام فلانے کو نامبارک ہوا اور اوسکو راست نہ آیا سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اور اگر کچھ اس بات کا
اثر ہی تو تین ہی چیز مین ہے یعنی گھر اور گھوڑا اور عورت اس سے معلوم ہوا کہ یہ چیزین کبھی نامبارک
بھی ہوتی ہین مگر اوسکی معلوم کر لینی کی راہ نہین بتائی کہ کیونکہ جان لیجیے کہ یہ مبارک ہے اور یہ نامبارک

سو تجہ جو لوگ کہا کرتے ہین کہ جو گھر شیر دہان او ر جو گھوڑا ستارہ پیشانی اور عورت کلجبھی ہو تو نامبارک ہوتی ہے اور اوسکی کچھہ سند نہین بلکہ مسلمان لوگونکو یون چاہیے کہ ان باتون کا کچھہ خیال نکرین اور جب نیا مکان لیوین یا گھوڑا ہاتھہ لگے یا بیاہ کرین یا لونڈی مول لیوین تو اللہ سے اوسکی بھلائی مانگین او ر اوسی سے اوسکی برائی سے پناہ چاہین اور باقی اور چیزوں مین اس قسم کی خیالات نہ دوڑاوین اپنا که فلانا کام مجھے راست آیا اور فلانا نہ آیا اخرج البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا عدوی ولا ہامۃ ولا صفر ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کسی کا کسیکو مرض لگے اور نہ کسی مردہ کی کھوپری مین سے الو نکلے اور صفر بھی کچھہ نہین ف یعنی عرب کے جاہلون مین یہ بھی مشہور تھا کہ جسکو ایسا مرض پیدا ہو جاوے کہ کھاتا چلا جاوے اور پیٹ نہ بھرے جسکو حکیم جوع الکلب کہتے ہین سو اوسکے پیٹ مین کوئی بھوت بلا گھس جاتی ہے کہ وہی کھاتی چلی جاتی ہے اوسکو صفر کہتے تھے سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کچھہ بھوت بلا نہین لگتے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ بعضے مرضون کے ساتھہ کچھہ بلا خیال کرتے ہین اور اوسکو مانتے ہین جیسے سیتلا اور مسانی اور بلا ہی سو یہ سب غلط ہے اور یہ بھی اونمین مشہور تھا کہ مہینہ صفر کا نامبارک ہے اسمین کوئی کام نکیا چاہیے سو یہ بھی غلط ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ بات کہنی کہ تیرہ دن صفر کے نامبارک ہین انمین کچھہ بلا اترتی ہین اور اسی سے اون دنون کا نام تیرہ تیزی رکھنا کہ انکی تیزی سے کچھہ کام بگڑ جاتا ہے اور اسیطرح کسی مہینے کو یا تاریخ کو یا دن کو نامبارک سمجھنا یہ سب شرک کی رسمین ہین اخرج ابن ماجۃ عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ بید مجذوم فوضعہا معہ فی القصعۃ فقال کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھہ پکڑ کر اپنے ساتھہ رکابی مین رکھہ دیا پھر فرمایا کہ کھا اللہ پر اعتماد کر کے اور اوسپر بھروسہ کر کے ف یعنی ہمکو اللہ پر اعتماد ہے اور اوسی پر بھروسا جسکو چاہے بیمار کر دے جسکو چاہے تندرست ہم کسی بیمار کے ساتھہ کھانے سے پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگ جانا نہین مانتے اخرج ابو داؤد عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعرابی فقال جہدت الانفس وجاع العیال وہلکت الاموال فاستسق اللہ لنا
فانا نستشفع بک علی اللہ ونستشفع باللہ علیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سبحان اللہ سبحان اللہ فما زال یسبح حتی عرف ذالک فی وجوہ اصحابہ ثم قال ویحک
انہ لا یستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذالک ویحک اتدری ما اللہ ان

عرشہ علی سمواتہ لہکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ اطیط الرحل
بالراکب **ترجمہ** مشکوۃ کے باب بدء الخلق مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ جبیر نے
نقل کیا کہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا سختی مین پڑ گئین
جانین اور بھوکے مر گئے ہین کنبے اور مر گئے مواشی سو مینہ مانگو اللہ سے ہمارے لیے کیونکہ
ہم سفارش چاہتے ہین تمھاری اللہ کے پاس اور اللہ کی تمھارے پاس سو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ سبحان اللہ سو اللہ کی پاکی یہانتک بولتے رہے کہ اوسکا اثر اونکے یارونکے
چہرون مین معلوم ہونے لگا پھر فرمایا کہ کیا بیوقوف ہی تو اللہ کو سفارشی نہین لاتے کسی کے آگے اللہ کی
شان بہت بڑی ہی اس سی کیا بیوقوف ہی تو جانتا ہی تو کیا چیز ہی اللہ بیشک تخت اوسکا اوسکے
آسمانون پر اسیطرح سے ہی اور بتلایا اپنی انگلیون سے کہ قبہ کی طرح اور بیشک وہ چرچر بولتا ہی
اس سے جیسا چرچر بولے پالان اونٹ کا سوار کی بوجھ سی **ف** یعنی ملک عرب مین قحط پڑا تھا سو
ایک گنوار نے آکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو اوسکی سختی بیان کی اور دعا کی طلب کی اور یہ کہا
کہ تمھاری سفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہین اور اللہ کی تمھارے پاس سو یہ بات سنکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بہت خوف و دہشت مین آگئے اور اللہ کی بڑائی اونکے منہ سی نکلنے لگی اور ساری مجلس کے لوگونکے چہرے
اللہ کی عظمت سی متغیر ہو گئے پھر اوس شخص کو سمجھایا کہ کسیکو کسی پاس اپنا سفارشی ٹھہرائیے تو یون ہوتا ہی
کہ اصل کاروبار اوسکے اختیار مین ہو اور سفارش کرنیوالے کی خاطر سے وہ کر دے سو جب یہ کہا کہ اللہ کو
سفارشی پیغمبر کے پاس بھی ٹھہرایا سو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض
غلط ہی اللہ کی شان بہت بڑی ہی کہ سب انبیا اور اولیا اوسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی
کمتر ہین کہ ساری آسمان و زمین کو عرش اوسکا قبہ کیطرح گھیر رہا ہے اور باوجود اس بڑائی
کے اوس شاہنشاہ کی عظمت نہین تھام سکتا بلکہ اوسکی عظمت سے چرچر بولتا ہی سو کسی

مخلوق کی کیا طاقت کہ اوسکی بڑائی کا بیان بھی کر سکی اور اوسکی عظمت کی سیا نہین اپنا خیال اور وہم بھی
دوڑا سکی پھر کسی کام مین دخل کر دی کی اور اوسکی سلطنت مین ہاتھ ڈالنی کی تو کسکو قدرت وہ خود
مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن مین کروڑون کام بنا دیتا ہی
وہ کسکی روبرو سفارش کرے اور کسکا پیشکار اوسکی سامنی کسی کام کا مختار بن کی بیٹھی سبحان اللہ
اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اوسکے دربار مین یہ حالت ہی کہ ایک گنوار کے
منہ سی اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کی بیحواس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت
بھری ہوئی ہی بیان کرنے لگے پھر کیا کہیں ان لوگون کا جو اس مالک الملک سی ایک بھائی بندی کا
سا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتین کرتے ہین کوئی کہتا ہی کہ مین نے
اپنی رب کو ایک کوڑی کو مول لیا اور کوئی کہتا ہی مین اپنی رب سے دو برس بڑا ہون اور کوئی
کہتا ہی کہ اگر میرا رب میری پیر کے سوای کسی اور صورت مین ظاہر ہو تو ہرگز اوسکو نہ دیکھون اور
کسی نے یہ بیت کہی ہی بیت دل از مہر محمد ریش دارم ٭ رقابت با خدای خویش دارم ٭ اور کوئی
یون کہتا ہی مصرع با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار ٭ اگر کوئی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حقیقت الوہیت سی افضل بتاتا ہی اللہ پناہ مین رکھی ایسی ایسی باتون کی کیا اچھی بیت کہی ہی کسی شاعر نے
بیت از خدا خواہیم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم گشت از فضل رب ٭ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
یہ جو لوگون مین ایک ختم مشہور ہی کہ اوسمین یون پڑھتی ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یعنی ای شیخ
عبد القادر کچھ دو تم اللہ کی واسطی یہ لفظ نکالنا چاہیے ہان اگر یون کہے کہ یا اللہ کچھ دی شیخ عبد القادر
کی واسطی تو بجا ہی غرض کہ ایسا لفظ منہ سی نہ بولا کہ جس سی کچھ بو شرک کی یا بی ادبی کی آوی کہ اوسکی بہت بڑی
شان ہی اور وہ بڑا بی پرواہ بادشاہ ہی ایک نکتہ مین پکڑ لینا اور ایک نکتہ مین نواز دینا اوسی کا کام ہی
اور یہ بات محض بیجا ہی کہ ظاہر مین لفظ بی ادبی کا بولا اور اوس سے کچھ اور معنی مرادی لیجیے کہ معما اور
پہیلی بولنے کی اور بہت جگہ ہین کچھ اللہ کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص بادشاہ سی یا اپنی
باپ سی ٹھٹھا نہین کرتا اور حکمت نہین بولتا اس کام کے واسطے دوست آشنا ہین

نہ باپ اور بادشاہ اخرج مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان احب اسمائکم عبد اللہ وعبد الرحمن ترجمہ مشکوۃ

کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے سب ناموں میں اچھا نام عبداللہ و عبدالرحمن ہے یعنی عبداللہ کے معنی بندہ اللہ کا اور
عبدالرحمن کے معنی بندہ رحمن کا سو ایسے ہی نام افضل ہیں عبدالقدوس عبدالخالق خدابخش اللہ دیا اللہ داد
غرض جس نام میں اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصاً اللہ کے اوسی نام کا ذکر ہو کہ اور کسیکو
نہیں بولتے اخرج ابوداؤد والنسائی عن شریح بن ہانی عن ابیہ انہ لما وفد
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ شریح نے نقل کیا
اپنے باپ سے کہ وہ جب آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی قوم کے ساتھ تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے سنا ان لوگوں کو کہتے ہیں اوسکو ابوالحکم یعنی اصل قضیہ چکا دینے والا پھر فرمایا
اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ ہی ہے اصل قضیہ چکانے والا اور اوسی کا ہے حکم پھر تجکو
کیوں کہتے ہیں ابوالحکم ف یعنی یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دیں اور ہر جھگڑا مٹا دیں یہ اللہ ہی کی شان
میں ہے کہ آخرت میں ظاہر کریگا کہ پہلے دین اور دنیا کے جھگڑے صاف ہو جاوینگے اس بات کی کسی
مخلوق کو طاقت نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے لائق ہے
اور اوسمیں وہ پایا جاتا ہے وہ اور کسیکو نہ کہیے جیسے بادشاہوں کا بادشاہ مالک سارے جہان کا خداوند جو چاہے
کر ڈالے معبود بڑا داتا بے پرواہ ہے و علی ہذا القیاس اخرج فی شرح السنۃ
عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء
محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں
لکھا ہے کہ شرح السنۃ میں ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہ نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے
اللہ فقط ف یعنے جو کہ اللہ کی شان ہے اور اوسمیں کسی مخلوق کو دخل نہیں
سو اوسمیں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کہ کتنا ہی بڑا ہو اور
کیسا ہی مقرب مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلانا کام ہو جاویگا کہ سارا کار و بار

جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سی ہوتا ہی رسول کے چاہنی سی کچھ نہین ہوتا یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے
کے دلمین کیا ہی یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے
تارے ہین تو اوسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے
رسول کو کیا خبر اور اس بات کا کچھ مضائقہ نہین کہ کچھ دین کی بات مین کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے
یا فلانی بات مین اللہ و رسول کا یون حکم ہی کیونکہ دین کی سب باتین اللہ نے اپنی رسول کو بتا دی ہین
اور سب بندونکو اپنے رسول کا فرمانبرداری کا حکم کر دیا ہی اخرج الترمذی عن ابن عمر قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک ترجمہ
مشکوۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ
نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ فرماتے تھے کہ جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی سو بیشک
شرک کیا واخرج مسلم عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تحلفوا
بالطواغی ولا بآبائکم ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہے کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ نقل کیا عبد الرحمن نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ نہ قسم کھایا کرو چھوٹی معبدونکی
اور نہ باپ دادونکی اخرج الشیخان عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ
ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت ترجمہ مشکوۃ کی باب الایمان
والنذور مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ منع کرتا ہے تمکو باپ دادون کی قسم کھانے سے جسکو قسم کھانا
ہو سو اللہ ہی کی قسم کھاوے یا چپ رہے اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ
ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ
نے نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی قسم کھایا چاہی پھر قسم کھا بیٹھے
لات اور عزی کی تو چاہیے پھر کہے لا الہ الا اللہ فقط یعنی عرب کے لوگ کفر کی حالت مین بتونکی قسم
کھاتے تھے سو جب مسلمانونکی منہ سے اوس عادت کی موافق قسم نکل جاوے تو پھر لا الہ الا اللہ کہہ لیوین
ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھاوے اور اگر منہ سے نکل جاوے تو توبہ

کیجیے اور جسکی قسم کھائی کا مشرکو نہین دستور ہی اوسکی قسم کھانے سے ایمان مین خلل آتا ہی اخرج
ابو داود عن ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان ینحر ابلا ببوانۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہل کان فیہا وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالوا لا قال فہل کان فیہا عید من اعیادہم قالوا لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوف بنذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب النذور مین لکھا ہی
کہ ابو داود نی ذکر کیا کہ ثابت نی نقل کیا کہ ایک شخص نے منت مانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی وقت مین کہ ذبح کری اونٹ ایک مقام مین کہ اوسکا نام بوانہ تھا پھر آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس اور خبر دی اونکو سو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا تھا اوس مین
کوئی تھان کفر کے وقت کا کہ پوجتے ہون لوگ کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ وہان کوئی تہوار ہوتا تھا
اونکا لوگون نی کہا کہ نہین فرمایا کہ تو پوری کر منت اپنی کیونکہ نہ پوری کیا چاہیی ایسی منت کہ اوسین
کچھ اللہ کا گناہ ہو ف یعنی اللہ کے سوای کسی اور کی منت ماننی گناہ ہی سو ایسی منت کو پورا
کرنا نہ چاہیی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اول تو اللہ کے سوای کسی اور کی منت نہ مانیے اور جو
مانی ہو تو پورا نکیجیے کیونکہ یہ بات خود گناہ ہی پھر اوسپر ہٹ کرنا اور زیادہ گناہ اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوای اور کسی کے نام پر جانور چڑھاتے ہون یا پوجا کرتے ہون یا
اور کسیطرحکا وہان جمع ہوکر شرک کرتے ہون وہان اللہ کے نام کا بھی جانور نلیجایی اور
کسیطرح اونمین نہ شریک ہو جیسے نہ اچھی نیت سی نہ بری نیت سی کہ اونسے مشابہت کرنی خود
بری بات ہے اخرج احمد عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کان فی نفر من المہاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد لہ فقال اصحابہ یا رسول اللہ
یسجد لک البہائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم ترجمہ
مشکوۃ کے باب عشرۃ النساء مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین و انصار مین بیٹھے تھے کہ آیا ایک
اونٹ پھر اوسنے سجدہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سو اونکے اصحاب کہنے لگے کہ
ای پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو سجدہ کرتے ہین جانور اور درخت سو ہمکو تو ضرور چاہیی کہ تمکو سجدہ کرین

وفرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی ف یعنی انسان آپسمین سب بھائی ہین
جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اوسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اوسکو
چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا انبیا امام و امامزادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب
بندے ہین وہ سب انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اونکو اللہ نے بڑائی دی وہ
بڑے بھائی ہوے ہمکو اونکی فرمانبرداری کا حکم کیا ہے ہم اونکے چھوٹے ہین سو اونکی تعظیم
انسانون کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگون کو بعضے
درخت اور بعضے جانور یا تو ہین جیسا کہ بعضے درگاہون پر شیر حاضر ہوتے ہین اور بعضے پر ہاتھی اور بعضے
پر بھیڑیے مگر آدمی کو اوسکی کچھ سند نہین پکڑنی چاہیے بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ اللہ نے بتلائی ہے اور
شرع مین جائز ہے تو فقط اگر قبر پر مجاور بنا شرع مین نہین تھا یا سو ہرگز نہ چاہیے اور کسی کی قبر پر کوئی شیر
سات دن بیٹھا رہتا ہو تو اوسکی سند نہ پکڑنی کہ آدمی کو جانور کی ریس کرنی نہ چاہیے اخرج
ابوداود عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرۃ فرایتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احق ان یسجد لہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقلت انی اتیت الحیرۃ فرایتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت احق ان نسجد لک فقال
لی ارایت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا ترجمہ مشکوۃ
کے باب عشرۃ نسا مین لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا مین
ایک شہر مین جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے تھے
اپنے راجہ کو سو کہا مین نے البتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ لائق ہین کہ سجدہ
کیجیے اونکو پھر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر کہا مین نے کہ گیا تھا مین حیرہ مین سو دیکھا مین نے اون
لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین اپنے راجہ کو سو تم تو بہت لائق ہو کہ سجدہ کرین ہم تمکو سو فرمایا مجھکو بھلا خیال تو کر جو تو گذرے
میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اوسکو کہا مین نے نہین فرمایا تو مت کرو ف یعنی مین بھی ایک دن
مر کر مٹی مین ملنے والا ہون تو کب سجدے کے لائق ہون سجدہ تو اوسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیے نہ کسی تھان کو کیونکہ
جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کے قید مین

کہ جیتا پھر مرکر کچھ خدا نہین بن گیا ہے بندہ ہی بندہ ہے اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم
اماء اللہ ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی
مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ کوئی تم مین سے یون نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری
عورتین سب اللہ کی بندی ہین اور غلام بھی اپنے میان کو یون نہ کہے کہ میرا مالک کیونکہ
تم سب کا مالک اللہ ہی ہے ف یعنے میان اپنے غلام ولونڈی کو اپنا بندہ اور بندی نہ کہے
اور غلام اپنے میان کو اپنا مالک نہ کہے کیونکہ مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب اوسی کے بندے
ہین نہ ایک دوسرے کا بندہ ہے نہ مالک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کسی کا حقیقت مین غلام
ہی ہے سو وہ بھی آپس مین یہ گفتگو نہ کرین کہ یہ اوسکا بندہ ہے اور وہ اوسکا مالک پھر جھوٹ موٹ کا بندہ بننا
اور عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حضور اور پرستار خاص اور امرد پرست اور آشنا پرست اور پیر پرست
۷۱ اپنے تئین کہلوانا اور ہر کسیکو خداوند خدایگان داتا کہ بیٹھنا تو محض بیجا ہے اور نہایت بے ادبی
اور ذرہ سی بات مین کہنا کہ تم ہمارے جان و مال کے مالک ہو ہم تمہارے بس مین ہین جو چاہو کرو
محض جھوٹھ ہے اور شرک کی بات اخرج الشیخان عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ
ورسولہ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہے کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا
کہ حضرت عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو جا بیجا مت بڑھاو جیسا کہ
عیسی ابن مریم کو نصاری نے حد سے بڑھایا سو مین تو اوسکا بندہ ہی ہون سو یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہے
اور اوسکا رسول ف یعنی جو خوبیان اور کمالات اللہ نے مجھکو بخشے ہین سو بیان کرو وہ سب رسول
کہنے ہی مین آجاتی ہین کیونکہ بشر کے حق مین رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہین اور سارے مراتب اوس سے نیچے ہین
مگر آدمی رسول ہوکر بھی آدمی ہی رہتا ہے اور بندہ ہی ہوتا ہے اوسکا فخر یہ ہے کہ پھر اوسمین خدائی کی
شان نہین آجاتی اور خدا کی ذات مین نہین ملجاتا سو یہ بات کسی بندہ کے حق مین کہا چاہیئے کہ نصاری نے
ایسی ہی باتین حضرت عیسی کے حق مین کہکر کافر ہوگئے اور اللہ کی درگاہ سے راندے گئے سو اسی لیے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو فرمایا کہ تم نصاری کی چال نہ چلو اور اپنے پیغمبر کی تعریف میں حد سے
مت بڑھو کہ نصاری کی طرح کہیں مردود نہ ہو جاو ولیکن افسوس کہ انکی امت کی بے ادب لوگون نے انکا کہنا
نہ مانا اور آخر نصاری کی سی باتین کہنے لگے کیونکہ نصاری بھی حضرت عیسیٰ کو یہی کہتے تھے کہ اللہ انکی تجسیم
مین ظاہر ہوا اور وہ ایک طرح سے انسان ہین اور ایک طرح سے خدا سو بعینہ یہی بات بعضون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین کہہ ڈالی چنانچہ کسی نے یون کہا ہے بیت فی الجملہ ہمین بود کہ می آمد می رفت
پھر قرن کہ دیدی پہ در عاقبت آن شکل عرب وار برآمد دارای جہان شد اور کسی نے یون کہا ہے
بیت تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل سلمای حدوث تو ولیلای قدم را تا جمع امکان و وجوب
نتوشتند پہ بود شعین نشد اطلاق اعم را بلکہ بعضی جھوٹی دعا بازون نے اس بات کو خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیطرف نسبت کیا ہے کہ انھون نے خود فرمایا ہے انا احمد بلا میم اور اسیطرح ایک بڑی سی
عبارت عربی بنا کر اور اوسمین ایسی ایسی خرافاتین جمع کر کر اوسکا نام خطبۃ الافتخار رکھا ہے اور اوسکو
حضرت مرتضی علی کیطرف نسبت کیا ہے سبحانک ہذا بہتان عظیم الٰہی سارے جھوٹون کا منہ
کالا کرے اور جسطرح نصاری کہتے ہین کہ سارے کاروبار اس جہان کے اور اوس جہان کی حضرت
عیسیٰ کے اختیار مین ہین اور جو کوئی اونکو مانے اور اونکی التجا کرے اوسکو کچھ بندگی کی حاجت نہین
اور کچھ گناہ اوسکا خلل نہین کرتا اور کچھ حرام وحلال کا اوسکی حق مین امتیاز کرنا ضرور نہین وہ خدا کا
بندا بنجاتا ہے جو چاہے سو کرے حضرت عیسیٰ آخرت مین اوسکی شفاعت سے بچا لین گے سو اسیطرح کا عقیدہ
جاہل مسلمانونکا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین ہے بلکہ اونسے اوترکر اماموں کی اور اولیاء کی بلکہ
ہر ملا مشائخ کی جناب مین یہی عقیدہ رکھتے ہین انا للہ ہدایت کرے اخرج ابو داؤد عن مطرف بن
عبد اللہ بن الشخیر قال انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقلت انت سیدنا فقال السید اللہ فقلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا
قولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیاطین ترجمہ مشکوۃ کی باب المفاخرت
مین لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ گیا مین بنی عامر کے ایلچیون کے ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس پھر کہا ہمنے کہ تم سردار ہو ہمارے سو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہے پھر کہا ہمنے کہ بڑی شان
ہو بزرگی مین اور بڑے سخی ہو سو فرمایا کہ خیر اسطرح کا کلام کہو یا اس سے بھی تھوڑا کلام کرو اور تمکو کہین

۶۲

تقویۃ الایمان

بے ادب نکر دی شیطان **ف** یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف
ہو سو ہی کرو سو اوسمین بھی اختصار ہی کرو اور اوس میں بھی منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو کہ کہین
اللہ کی جناب مین بے ادبی نہو جاوے اب سنا چاہیے کہ سردار کے لفظ کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ وہ خود
مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہو خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر مین بادشاہ سو یہ بات تو اللہ ہی
کی شان ہے ان معنون کر اوسکے سوا کوئی سردار نہین اور دوسرے یہ کہ رعیت ہی مین کا ہو اور رعیتون سے
امتیاز رکھتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم اول اوسپر آوے اور اوسکی زبانی اورونکو پہنچے جیسا ہر قوم کا چودھری
اور گانوکا زمیندار سو ان معنون کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے اور ہر امام اپنے وقت کے لوگونکا اور ہر مجتہد
اپنے تابعونکا اور ہر بزرگ اپنے مریدونکا اور ہر عالم اپنے شاگردونکا کہ یہ بڑے لوگ اول اللہ کے حکم پر آپ قائم
ہوتے ہین اور پیچھے اپنے چھوٹونکو سکھاتے ہین سو اسیطرح سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری جہان
کے سردار ہین کہ اللہ کے نزدیک اونکا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہین اور
اللہ کی راہ سیکھنے مین سب اونکے محتاج ہین اس معنون کر اونکو ساری جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہین
بلکہ ضرور یون ہی جاننا چاہیے اور اون پہلے معنون سے ایک چیونٹی کا بھی سردار اونکو نجانیے کیونکہ
وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی مین بھی تصرف نہین کر سکتے اخرج البخاری عن عایشۃ رضی
انہا اشترت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما راہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قام
علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہۃ قالت قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما بال
ہذہ النمرقۃ قالت قلت اشتریتہا لک لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ ویقال لہم احیوا ما خلقتم
وقال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب التصاویر
مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رضی نے نقل کیا کہ اونھون نے خریدا
ایک غالیچہ کہ اوسمین تصویرین تھین پھر جب اوسکو دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دروازے پر کھڑے ہوگئے اور اندر نہ گئے سو پہچانی مین نے اونکے چہرے پر ناخوشی کہا مین نے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین توبہ کرتی ہون اللہ اور اللہ کے رسول کی روبرو کیا گناہ کیا مینے سو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ کیسا ہی یہ تکیہ کہا میں نے کہ تمہارے لیے خریدا ہے تو ہیں کہ آپ اوس پر بیٹھیں اور اوسکا تکیہ بناویں تو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ان تصویروں والے قیامت کے دن عذاب میں کھینچے جاوینگے اور کہا جاویگا
اونکو کہ جان ڈالو اوس چیز میں کہ بنائی تمنے اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اوسمیں فرشتے
نہیں آتے **ف** یعنی اکثر مشرک مورتوں کو پوجتے ہیں سو اسلیے فرشتوں کو تصویروں سے گھن
آتی ہے اور پیغمبروں کو بھی اوس سے نفرت ہے اور اونکے بنانے والوں پر عذاب ہوگا کہ بت پرستی
کا سامان اکٹھا کرتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل لوگ پیغمبر کے یا اماموں
کی یا اولیاؤں کی یا اپنے پیروں کی تصویروں کی تعظیم کرتے ہیں اور اپنے پاس برکت
کے لیے رکھتے ہیں سو محض گمراہ ہیں اور شرک میں ڈوبے ہوے اور پیغمبر اور فرشتے اونسے
بیزار ہیں بلکہ سب تصویروں کو ناپاک سمجھکر گھر سے دور کیجیے کہ پیغمبر بھی خوش ہوں اور فرشتے بھی
اوس گھر میں آویں اور اونکے قدم سے گھر میں برکت پھیل جاوے اخرج البیہقی عن
عبد اللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اشد الناس
عذابا یوم القیامۃ من قتل نبیا او قتله نبی او قتل احد والدیه والمصورون وعالم
لا ینتفع بعلمه **ترجمہ** مشکوۃ کے باب التصاویر میں لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا
کہ عبد اللہ بن عباس نے نقل کیا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ سب
لوگوں سے بڑا عذاب قیامت کے دن اوس شخص کو ہے کہ اوسنے کسی نبی کو مارا یا اوسکو کسی نبی نے
مارا یا اوسنے کسی اپنے ماں باپ کو مارا اور تصویر بنانے والونکو اور اوس عالم کو کہ اوسکو اوسکے
علم سے کچھ فائدہ نہوا **ف** یعنی تصویر بنانے والا بھی ان بڑے بڑے گنہگاروں میں
داخل ہے یہاں سے تصویر بنانے کا گناہ سمجھا چاہیے کہ یزید و شمر نے تو پیغمبر کو نہیں مارا بلکہ پیغمبر کے
نواسے کو اور امام وقت کو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب تھا اور تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر
کے قاتل کے ساتھ گنا ہے تو وہ یزید اور شمر سے بھی بدتر ہے اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول قال اللہ تعالی ومن اظلم ممن
ذهب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او شعیرۃ **ترجمہ** مشکوۃ کے
باب التصاویر میں لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے

نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کون زیادہ بے ادب ہوگا
اوس شخص سے کہ ارادہ کرے کہ پیدا کرے جیسی میں پیدا کرتا ہوں سو بھلا ایک ذرہ یا ایک دانا یا ایک جو تو پیدا
کرلیں ف یعنی تصویر بنانیوالا پردہ میں خدائی کا دعویٰ کرتا ہے کہ جو چیزیں اللہ نے بنائی ہیں انکے
مثل بنانے کا ارادہ کرتا ہے سو بڑا بے ادب ہے اور یہ اوسکا دعویٰ صریح جھوٹ ہے کیونکہ ایک دانہ
کے بنانے کا بھی مقدور نہیں رکھتا محض نقل کاٹ لیتا ہے واخرج رزین عن انس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لا ارید ان ترفعونی فوق منزلتی التی
انزلنیہا اللہ تعالیٰ انا محمد بن عبد اللہ عبدہ ورسولہ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ
میں لکھا ہے کہ رزین نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ بیشک میں نہیں چاہتا کہ بڑھا دو تم مجھکو زیادہ اوس مرتبہ سے کہ اللہ نے بخشا ہے مجھکو
سو میں تو وہی محمد ہوں بیٹا عبد اللہ کا کہ اللہ کا بندہ ہی ہوں اور اوسکا رسول ف یعنی جیسے
اور سردار اپنی تعریف میں مبالغہ کرنے سے خوش ہوتے ہیں سو پیغمبر ویسے نہ تھے کیونکہ اور سرداروں
کو کچھ اون مبالغہ کرنیوالوں کے دین سے کچھ کام نہیں ہوتا خواہ درست رہے خواہ بگڑ جاوے
اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی امت کے بڑے مربی شفیق تھے اور اونپر بہت مہربان اور
رات دن اونکو اپنی امت کے دین ہی درست کرنے کی فکر تھی سو جب اونھوں نے معلوم کیا
کہ میری امت کے لوگ مجھسے بڑی محبت رکھتے ہیں اور بہت احسانمند اور یہ دستور ہے کہ
جب کسیکو کسی سے بہت محبت ہوتی ہے تو اپنے محبوب کے خوش کرنے کو اوسکی تعریف میں
حد سے بڑھ جاتا ہے اور جو کوئی پیغمبر کی تعریف میں حد سے بڑھیگا تو خدا ہی کی بے ادبی کریگا
اور اس سے بالکل اوسکا دین برباد ہو جاوے گا اور پیغمبر کا اصل دشمن بنجاوے گا سو اس لیے
فرما دیا کہ مجھکو یہ مبالغہ خوش نہیں آتا سو میرا نام محمد ہے نہ اللہ نہ خالق نہ رازق اور سب
آدمیوں کی طرح اپنے باپ ہی سے پیدا ہوا ہوں اور بندہ ہی ہونا میرا فخر ہے مگر اور سب
لوگوں سے امتیاز مجھکو یہی ہے اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل سو اونکو
اللہ کا دین مجھی سے سیکھنا چاہیے سو اے مالک ہمارے اپنے ایسے پیغمبر رحیم وکریم پر ہزاروں
درود و سلام بھیج اور اونھوں نے جیسا ہے جاہلوں کو دین کے سکھانے میں حد سے

زیادہ کوشش کی سو توہی اوس کوشش کی قدر دانی کر کہ ہم تو ایک عاجز بندے ہین محض
بے مقدور اور جیسا تو نے اپنی فضل سے ہمکو شرک و توحید کے معنی خوب سمجھا دیے اور لا الہ الا اللہ
کا مضمون خوب تعلیم کیا اور شرک لوگون مین سے نکال کر موحد پاک مسلمان بنایا اسیطرح
فضل سے بدعت و سنت کے معنی خوب سمجھا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مضمون
تعلیم کر اور بدعتی بدمذہبون مین سے نکال کر سنی پاک متبع سنت کا کر آمین یا رب العالمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

	خاتمۃ الطبع	

ہزاران ہزار حمد و ثنا اوس خالق ارض و سما کو سزاوار ہے کہ جو ایک امر کن سے ہمارے تئین
پردہ عدم سے جلوہ گاہ وجود مین لایا اور نعت فراوان اوس حبیب مختار اور اوسکے آل اطہار
اور اصحاب کبار کو زیبا ہے کہ جنکے پرتو نور چہرہ سے قلوب ارباب عرفان و ایقان
کے منور ہین ـ بعد اسکے اوپر رای صاحبان ایمان و تقوی دوست کے
واضح ہو کہ کتاب فیض انتساب حرز جان و حفظ دین و ایمان یعنی
تقویۃ الایمان تصنیف عالم اکمل فاضل اجل مجاہد جلیل
مولانا **محمد اسمٰعیل** شہید علیہ رحمۃ اللہ المجید
اندنون مطبع رفیع و ناسی دریای فیض رسانی مظہر مروت
و قدر دانی ابر کرم دلنواز سحاب جاہ
و اقبال مشہور نزد یک و دور **منشی نولکشور**
صاحب مین باحسن اہتمام صحت تمام
ماہ جولائی ۱۸۶۷ سنہ عیسوی
مقام لکھنؤ مین
نقش پذیر طبع
ہوئی